﴿52﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّمَا الْأُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ: أَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَأَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ، وَأَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُدَّهُ إِلَى عَالِمِهِ.

رواه الطبرانی فی الکبیر ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ۱ / ۳۹۰

مسئلہ ترک رفع الیدین

مؤلف

متکلم اسلام

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

Ahnaf Media Services

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ ترک رفع الیدین فی الصلوۃ

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مذہب اہل السنت و الجماعت احناف:

نماز پنجگانہ شروع کرتے وقت صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے، اس کے علاوہ باقی پوری نماز میں نہ کیا جائے۔ رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتےہوئے رفع یدین کرنا خلاف سنت ہے۔

(بدائع الصنائع ج1 ص208 فصلٌ وَأَمَّا سُنَنُهَا فَكَثِيرَةٌ ، فتاویٰ عالمگیری ج 1 ص 72 الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي سُنَنِ الصَّلَاةِ وَآدَابِهَا وَكَيْفِيَّتِهَا)

مذہب غیر مقلدین:

نماز شروع کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع کو جاتے ہوئے، رکوع سے سر اٹھاتےہوئے اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرنا فرض یا واجب ہے۔

(رفع یدین فرض ہےازمسعود احمد غیر مقلد ، فتاوی رفیقیہ از محمد رفیق پسروری حصہ چہارم ص153، مسئلہ رفع یدین از پروفیسر عبد اللہ ، اثبات رفع یدین از خالد گھر جاکھی، نور العینین از زبیر علی زئی ,مجموعہ مقالات پر سلفی تحقیقی جائزہ از رئیس ندوی غیر مقلد ص246)

دلائل اہل السنۃ و الجماعۃاحناف

قرآن مع التفسیر

قال اللہ تعالیٰ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۔ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ• (سورۃ المؤمنون:1،2)

تفسیر نمبر1:

قال الامام ابو طاہرمحمد بن یعقوب الفیروزآبادی: اخبرنا عبد اللہ الثقۃ ابن المامور الہرَوی قال اخبرنا ابی قال اخبرنا ابو عبد اللہ قال اخبرنا ابو عبید اللہ محمود بن محمد الرازی قال اخبرنا عمار بن عبد المجید الہرَوی قال اخبرنا علي بن إسحاق السمرقندي عن محمد بن مروان عن الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : { الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ}مخبتون متواضعون لایلتفتون یمینا ولاشمالا ولا یرفعون ایدیہم فی الصلاۃ .(تفسیر ابن عباس ص212)

اعتراض:

غیرمقلدین کہتے ہیں کہ تفسیر ابن عباس کی سند میں محمد بن مروان السدی، محمد بن سائب الکلبی اور ابوصالح باذام سخت ضعیف ہیں ۔

جواب:

ایسا ممکن ہے کہ ایک آدمی ایک فن میں ماہر اور ثقہ نہ ہو لیکن دوسرے فن کا امام ہو ۔ اسی حقیقت کے پیش نظر محدثین نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ بعض ائمہ فن حدیث میں تو ناقابل اعتبار ہیں لیکن فن تفسیر میں ان کی روایات قابل قبول ہوتی ہیں۔مثلاً...

قال الامام البیہقی : قال یحیی بن سعید یعنی القطان تساھلوا فی التفسیر عن قوم لایوثقونھم فی الحدیث ثم ذکر لیث بن ابی سلیم و جُوَيْبِر بن سعید والضحاک ومحمد بن السائب یعنی الکلبی وقال ھولاء لایحمد حدیثھم ویکتب التفسیر عنھم• (دلائل النبوۃ للبیہقی ج1ص33،میزان الاعتدال للذہبی ج1ص391 فی ترجمۃ جویبر بن سعید ، التہذیب لابن حجر ج1ص398 ترجمۃ جویبر بن سعید)

مذکورہ روات کا تذکرہ ائمہ نے مفسرین کے طور پر کیا ہے لہذا اصولی طور ان کی تفسیری روایات مقبول ہیں، رہا ان پر کلام تو وہ فن حدیث کے بارے میں ہے ۔ائمہ کرام کی تصریحات ان روات کے بارے میں ملاحظہ ہوں۔

محمد بن مروان السدی:

1:قال الامام بدر الدین محمود بن أحمد العینی: وصاحب التفسیر، محمد بن مروان الکوفی وھو أیضًا یعرف بالسدی

(مغانی الأخیار فی شرح أسامی رجال معانی الآثار أبی محمد للغیتابی ج3ص416)

2: قال الحافظ ابن حجر العسقلاني : محمد بن مروان بن عبد الله بن إسماعيل الكوفي السدي الصغير صاحب التفسير عن محمد بن السائب الكلبي۔(لسان المیزان لابن حجر ج7 ص375)

Scanned with CamScanner

3: قال الامام عبد الحي بن أحمد العكري الدمشقي: محمد بن مروان السدي الصغير الكوفي المفسر صاحب الكلبي

(شذرات الذهب لعبد الحي العكري ج1ص318)

محمد بن السائب الکلبی:

1: قال الامام ابن عدی : [محمد بن سائب الکلبی] وهو رجل معروف بالتفسير --- وحدث عن الكلبي الثوريُ وشعبةُ --- ورضُوْه بالتفسير (الکامل لابن عدی ج6ص2132)

2:قال الذہبی: محمد بن السائب الكلبى، أبو النضر الكوفى المفسر النسابة الاخباري. (میزان الاعتدال ج 3ص 556)

3: قال الحافظ ابن حجر العسقلاني : وهو معروف بالتفسير وليس لاحد أطولُ من تفسيره وحدث عنه ثقاتٌ من الناس ورضُوْه في التفسير .(تہذیب التہذیب ج9 ص 157)

ابو صالح باذام:

1: قال العِجلي: باذام أبو صالح روى عنه إسماعيل بن أبي خالد في التفسير، ثقة وهو مولى أم هانئ-(معرفة الثقات للعجلي ج1 ص 242)

2: قال یحیی بن سعید: لم ار احدا من اصحابنا ترك ابا صالح مولى ام هانئ لاشعبة ولا زائدة.(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ج1 ص 135)

لہذا ان روات پر اعتراض باطل ہے۔

تفسیر نمبر 2:

قال الحسن البصری رحمہ اللہ: خاشعون الذین لایرفعون ایدیہم فی الصلوۃ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ۔ (تفسیر السمر قندی ج2ص408)

احادیث مبارکہ:

احادیث مرفوعہ :

دلیل نمبر 1:

قال الامام الدارقطني م385ھ : [رَوى عَبد الرّحِيم بن سُلَيمان عَن أبي بَكرٍ النَّهشَلِيّ عَن عاصِمِ بن كُلَيبٍ ، عَن أبيه] عَن عَلِيّ ، عَن النّبيّ صَلّى الله عَليه وسَلم : أنَّهُ كان يَرفَعُ يَدَيهِ فِي أوّلِ الصّلاةِ ثُمّ لا يَعُودُ.

اسنادہ صحیح ورواتہ ثقاۃ

(کتاب العلل للدارقطنی ج4ص106سوال457)

اعتراض:

یہ حدیث مرفوع نہیں ہے کیونکہ امام دارقطنی نےاسے نقل کر کے فرمایا ہے: وَخالَفَهُ [عَبدَ الرّحِيم بن سُلَيمان] جَماعَةٌ مِن الثِقاتِ --- فرَووهُ عَن أبي بَكرٍ النَّهشَلِيّ مَوقُوفًا عَلى عَلِيّ. (کتاب العلل للدارقطنی ج4ص106سوال457)

جواب نمبر 1:

اس حدیث کو مرفوع بیان کرنے والے امام عبدالرحیم بن سلیمان ہیں ۔ آپ صحیحین اور سنن اربعہ کے ثقہ راوی ہیں۔ (تقریب التہذیب: ص354)

ان کا اس روایت کو مرفوع بیان کرنا ایک زیادت ہے اور جمہور فقہا ء و محدثین کے نزدیک ثقہ کی زیادتی مقبول ہے؛

1:والزیادۃ مقبولۃ،(صحیح البخاری ج1ص201 باب العشر فیما یسقی من ماء السماء والماء الجاری)

2:أن الزيادة من الثقة مقبولة(المستدرک علی الصحیحین للحاکم ج1ص307 کتاب العلم)

جواب نمبر 2:

اگر حدیث کے موقوف اور مرفوع ہونے میں اختلاف ہو جائے توفقہاءا ورمحدثین خصوصا امام بخاری اورامام مسلم رحمہما اللہ کے نزدیک حدیث مرفوع قرار دی جاتی ہے۔

قال الامام النووی: والصحیح طریقۃ الاصولیین والفقہاء و البخاری ومسلم و محققی المحدثین انہ یحکم بالرفع والاتصال لانہا زیادۃ ثقۃ (شرح مسلم للنووی ج1ص256،282)

حدیث علی رضی اللہ عنہ مرفوع ہے اور یہ اعتراض باطل ہے۔

Scanned with CamScanner

دلیل نمبر2:

روی الامام الحافظ المحدث أحمد بن شعیب أبو عبد الرحمن النسائي م303ھ:قال أخبرنا سوید بن نصر حدثنا عبد الله بن المبارك عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة عن عبد الله قال ألا أخبرکم بصلاة رسول الله صلی الله علیه و سلم قال : فقام فرفع یدیه أول مرة ثم لم یعد

تحقیق السند: اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم

(سنن النسائی ج1ص158باب ترک ذلک ، السنن الکبری للنسائی ج1ص351،350رقم1099باب ترک ذالک)

دلیل نمبر 3:

روی الامام الحافظ المحدث أحمد بن شعیب أبو عبد الرحمن النسائي م303ھ: قال اخبرنا محمود بن غیلان المروزی حدثنا وکیع حدثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمۃ عن عبداللہ انہ قال الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الامرۃ واحدۃ،

تحقیق السند: اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم

(سنن النسائی ج 1 ص162،161باب الرخصۃ فی ترک ذلک ،السنن الکبری للنسائی ص221رقم 645باب الرخصۃ فی ترک ذلک)

دلیل نمبر 4:

روی الامام أبو عیسی محمد بن عیسی الترمذي م 279ھ قال :حدثنا ھناد نا وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمۃ قال قال عبداللہ بن مسعو د رضی اللہ عنہ: الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی او ل مرۃ

قال [ابوعیسی] وفی الباب عن البراء بن عازب

قال ابوعیسی حدیث ابن مسعودرضی اللہ عنہ،حدیث حسن وبہ یقول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول سفیان [الثوری] واہل الکوفۃ ۔

تحقیق السند: اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیباً• (جامع الترمذی ج1ص59باب رفع الیدین عند الرکوع)

وفی نسخۃ الشیخ صالح بن عبد العزیز ص71 باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع الا فی اول مرۃ رقم الحدیث 257 ، مختصر الاحکام للطوسی ص109رقم 218طبع مکۃ مکرمۃ و فی سنن ابی داؤد ج1ص116باب من لم یذکرالرفع عندالرکوع

اعتراض نمبر 1 :

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ ثابت نہیں ہے کیونکہ اس کے بارے میں امام عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا:

قد ثبت حدیث من یرفع یدیه وذکر حدیث الزهري عن سالم عن أبیه ولم یثبت حدیث ابن مسعود أن النبي صلی الله علیه و سلم لم یرفع [یدیه] إلا في أول مرة (جامع الترمذی ج1 ص 59 باب رفع الیدین عند الرکوع) کہ یہ حدیث ثابت نہیں۔

جواب نمبر1:

حدیث ابن مسعود کےتمام روات ثقہ ہیں۔ اس کے بارے میں امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی یہ جرح غیر مفسر اور غیر مبین السبب ہے۔اصول حدیث کے اعتبار سے ایسی جرح قابل قبول نہیں۔

1: لا یقبل الجرح الا مفسرا (الکفایہ فی علم الروایۃ للخطیب ص:101)

2: إذا کان الجرح غیر مفسر السبب فإنه لا یعمل به (صیانۃ صحیح مسلم لابن الصلاح ص96)

3:ولا یقال إن الجرح مقدم علی التعدیل لأن ذلك فیما إذا کان الجرح ثابتا مفسر السبب وإلا فلا یقبل الجرح إذا لم یکن کذلك

(توجیه النظر إلی أصول الأثرلطاهر الجزائري ج2 ص550)

جواب نمبر 2:

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ مختلف الفاظ سے مروی ہے۔

1: عن عبد الله قال ألا أخبرکم بصلاة رسول الله صلی الله علیه و سلم قال : فقام فرفع یدیه أول مرة ثم

Scanned with CamScanner

لم یعد ۔

(سنن النسائی ج1ص158باب ترک ذلک)

2: قال عبداللہ بن مسعو د رضی اللہ عنہ الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی او ل مرۃ

(جامع الترمذی ج1ص59باب رفع الیدین عند الرکوع)

3: عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه و سلم : أنه كان يرفع يديه في أول تكبيرة ثم لا يعود

(سنن الطحاوی ج 1ص162 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع)

حدیث کے وہ الفاظ جو امام ابن مبارک کی جرح میں مذکور ہیں وہ سنن طحاوی کی روایت سے ملتے جلتے ہیں، باقی روایات سے اس جرح کا کوئی تعلق نہیں۔رہی یہ جرح تو اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ امام ابن مبارک نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جس حدیث کو روایت کیا ہے (سنن النسائی ج1ص158باب ترک ذلک) ا س میں یہ ذکر ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز کا نقشہ لوگوں کو پڑھ کر دکھایا، لیکن سنن طحاوی میں نماز کا نقشہ نہیں صرف زبانی بیان کیا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پہلی مرتبہ رفع یدین کرتے تھے بعد میں نہیں کرتے تھے۔ چونکہ ابن مبارک رحمہ اللہ نے یہ روایت اس طرح سنی تھی (یعنی ابن مسعود کے عمل کے ساتھ) اس لیے اس حدیث پر اعتراض کر دیا جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ سے قولا مروی ہے ۔ حقیقتا دیکھا جائے تو یہ اعتراض بنتا نہیں۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی نماز پڑھ کر دکھانے اور اس کو زبانی بیان کرنے میں کوئی تضاد نہیں، اس لیے کہ یہ ممکن ہے کہ راوی ایک مرتبہ حدیث کو عملا بیان کرے اور دوسری مرتبہ اسے قولا بیان کر دے، یہ حدیث کے غیر ثابت ہونے کی دلیل نہیں۔

جواب نمبر 3:

بالفرض یہ جرح اگر فعلی روایت پر بھی ہو تو ہم کہتے ہیں کہ امام عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے اس ا عتراض کو نقل کرنے والے ان کے شاگرد سفیان بن عبدالملک المروزی ہیں ۔

(جامع الترمذی ج1ص59باب رفع الیدین عند الرکوع)

اور یہ آپ کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں جیسا کہ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے:

من کبار اصحاب ابن المبارک(تقریب التہذیب لابن حجر ص:278)

لیکن ان کے ایک اور شاگرد سوید بن نصر المروزی نے اسی حدیث کو آپ ہی سے بلا اعتراض نقل کیا ہے۔(سنن النسائی ج1ص158باب ترک ذلک)

اور یہ آپ کے آخری عمر کے شاگرد ہیں جیسا کہ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے تصریح کی ہے:

کان راویۃ ابن المبارک (تہذیب التہذیب لابن حجرج:3،ص:110)

معلوم ہوا کہ یہ اشکال آپ کو اول عمر میں تھا جسے آپ نے اپنے قدیمی شاگردوں کو نقل کرایا تھالیکن آخر عمر میں جب آپ نے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ سے یہ روایت سنی تو اپنے صغیر شاگرد سوید بن نصر المروزی کو بلا اعتراض املاء کرائی جیسا کہ سنن النسائی (ج:1ص:157)میں یہ حدیث بلا اعتراض موجود ہے معلوم ہوا کہ آپ نے اس اعتراض سے رجوع فرمالیا تھا۔

جواب نمبر 4:

اس حدیث کو کئی شمار فقہاء اور محدثین نے صحیح اور حسن قرار دیا ہے۔

1:امام ترمذی م 279ھ: حسن۔ وفی نسخۃ: حسن صحیح (جامع الترمذی ج1 ص159 ، شرح سنن ابی داؤد ج2 ص346)

2: امام دار قطنی م385ھ:اسنادہ صحیح (کتاب العلل للدارقطنی ج5ص172سوال804)

3: امام ابن حزم م 456ھ: صَحَّ خَبَرُ ابْنِ مَسْعُودٍ (المحلی بالآثار ج 2ص578)

4: امام ابن القطان الفاسی م 628ھ: والحديث عندي - لعدالة رواته - أقرب إلى الصحة (بیان الوھم والإیھام للفاسی ج5 ص367)

5: امام زیلعی م 762ھ: و الرجوع الی صحۃ الحدیث لوروده عن الثقات (نصب الرایۃ للزیلعی ج1 ص396)

6: امام عینی م855ھ: قد صح (شرح سنن ابی داؤد ج2 ص346)

7: علامہ محمد انور شاہ کشمیری م 1350ھ: رواہ الثلاثۃ و ہو حدیث صحیح۔(نیل الفرقدین ص56)

Scanned with CamScanner

حتی کہ مشہور غیر مقلدین نے بھی اس کے صحیح ہونے کی تصریح کی ہے۔

1:احمد شاکر المصری غیر مقلد: الحق انہ حدیث صحیح و اسنادہ صحیح علی شرط مسلم (شرح الترمذی ج2 ص43)

2: ناصر الدین البانی :والحق انہ حدیث صحیح و اسنادہ صحیح علی شرط مسلم (مشکوۃ المصابیح بتحقیق الالبانی ج1ص254)

لہذا حدیث بالکل صحیح اور ثابت ہے۔

اعتراض نمبر2:

حدیث ابن مسعود صحیح نہیں ہے کیونکہ اس پر امام ابوداؤد نے اعتراض کیا ہے: قال ابوداؤد: هذا حديث مختصر من حديث طويل وليس هو بصحيح على هذا اللفظ(ابوداؤد ص117باب من لم يذكر الرفع عندالركوع- رقم الحديث 748 طبع دارالسلام)

جواب نمبر1:

سنن ابی داؤد کے کئی نسخے ہیں جن میں سے پانچ بہت مشہور ہیں۔

1: نسخہ ابو علی اللؤلوی ---(مکتبہ امدادیہ پاکستان) یہ نسخہ امام ابوداؤد کی وفات والے سال کا ہے اور تمام نسخوں میں سے سب سے زیادہ صحیح ہے،جیسا کہ محشی سنن ابی داؤد نے تصریح کی ہے:

الامام الحافظ ابوعلی محمد بن احمد بن عمرو اللؤوی البصری روی عن ابی داؤد هذا السنن فی المحرم سنۃ خمس وسبعین وماتین وروایتہ من اصح الروایات لانها من آخر ما املی ابو داؤد وعلیها مات (حاشیہ ابی داؤد: ج1ص2)

اس نسخہ میں یہ اعتراض موجود نہیں ہے۔

2: نسخہ ابن داسۃ --- یہ نسخہ امام ابو سلیمان خطابی نے خود ابو بکر بن داسہ سے روایت کیا ہے اور اس کی شرح "معالم السنن" کے نام سے لکھی ہے جو کہ مطبوع ہے۔ یہ اعتراض اس نسخہ میں بھی موجود نہیں ہے۔

3: نسخہ ابو عیسی الرملی--- یہ نسخہ ابن داسہ کے نسخہ سے ملتا جلتا ہے جیسا کہ أبو المنذر خالد بن إبراهيم المصري نے تصریح کی ہے:

ورواية ابن داسة أكمل الروايات، ورواية الرملي تقاربها (مقدمۃ التحقیق شرح سنن ابی داؤد للعینی ج1 ص33)

جب نسخہ داسہ میں یہ اعتراض نہیں ہے تو نسخہ رملی میں بھی نہ ہو گا۔

4: نسخہ ابن الاعرابی--- یہ نسخہ نامکمل ہے ، بہت سی کتب اس میں نہیں ہیں۔

قال أبو المنذر خالد بن إبراهيم المصری: رواية ابن الأعرابي يسقط منها كتاب الفتن والملاحم والحروف والخاتم ونحو النصف من كتاب اللباس وفاته أيضاً من كتاب الوضوء والصلاة والنكاح أوراق كثيرة. (مقدمۃ التحقیق شرح سنن ابی داؤد للعینی ج1 ص33)

5: نسخہ ابن العبد ---- ان کا نام ابو الحسن ا بن العبد الانصاری ہے یہ بھی سنن کا ایک نسخہ روایت کرتے ہیں۔ (تہذیب التہذیب ج3ص 9)

مندرجہ بالا پانچ نسخوں میں سے یہ اعتراض صرف نسخہ ابن العبد میں ہے جیسا کہ امام مغلطائی نے تصریح کی ہے:

اعترض على هذا بما ذكره أبو داؤد في رواية ابن العبد قال: هذا حديث مختصر من حديثه، وليس بصحيح على هذا اللفظ. (شرح سنن ابن ماجہ للمغلطائی: ص 1467)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ اعتراض امام ابو داؤد کو اول عمر میں تھا جسے آپ کے شاگرد ابن العبد نے نقل کیا ہے لیکن بعد میں آپ نے اس اعتراض سے رجوع فرما لیا۔ اس لیے باقی نسخوں خصوصا نسخہ ابو علی اللؤلوی میں (جو وفات والے سال کا نسخہ ہے) یہ اعتراض موجود نہیں ہے۔

جواب نمبر2:

اگر اس جرح کو مان بھی کیا جائے تب بھی یہ مبہم ہے اور مبہم جرح قابل قبول نہیں(جیسا کہ حوالہ جات گزر چکے ہیں)

جواب نمبر3:

امام ابو داؤد نے زیر بحث حدیث کوجس طویل حدیث کا اختصار قرار دیا ہے وہ جزء رفع الیدین

Scanned with CamScanner

للبخاری میں موجود ہے:

حدثنا الحسن بن الربيع ، حدثنا ابن إدريس ، عن عاصم بن كليب ، عن عبد الرحمن بن الأسود ، حدثنا علقمة أن عبد الله رضي الله عنه قال : « علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلاة : فقام فكبر ورفع يديه ، ثم ركع ، فطبق يديه جعلهما بين ركبتيه فبلغ ذلك سعدا فقال : صدق أخي قد كنا نفعل ذلك في أول الإسلام ثم أمرنا بهذا » . قال البخاري : « وهذا المحفوظ عند أهل النظر من حديث عبد الله بن مسعود (جزء رفع اليدين للبخاری ص 292 رقم الحديث 33)

اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی زیر بحث حدیث کو اس طویل حدیث کا اختصار بھی قرار دیا جائے تو بھی یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا، کیونکہ اگر اس مختصر حدیث میں جو الفاظ (لم یعد وغیرہ) ہیں وہ طویل حدیث میں نہیں تو یہ زیادت ثقہ ہے اور ثقہ کی زیادتی مقبول ہے [حوالہ جات گزر چکے ہیں]

محدث کبیر مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لو سلم انہ مختصر من هذا الحديث الطويل ففی المختصر زيادة لفظ ليس فی الطويل و زيادة ثقة مقبولة عند اہل الحديث (بذل المجهود ج 2ص 22باب من لم يذكر الرفع عند الركوع)

پس یہ اعتراض درست نہیں اور حدیث صحیح ہے۔

فائدہ : سنن ابی داؤد کا نسخہ عرب ممالک میں پہلے دارالفکر بیروت بتحقیق عبدالحمید طبع ہواتھا، اس میں بریکٹ لگا کر اس اعتراض کو لکھا گیاتھالیکن اس کے بعد دارالسلام کے غیرمقلدین نے بریکٹ کو ہٹا کر اسی اعتراض کو متن میں لگا دیا ہے۔

اعتراض نمبر 3:

غیر مقلدین خصوصاًزبیر علی زئی کہتا ہے کہ حدیث ابن مسعود کی سند میں سفیان ثوری ہے جو کہ غضب کامدلس ہے اور مدلس کا حکم یہ ہے کہ اس کی صرف وہی روایت قبول کی جائے گی جس میں وہ سماع کی تصریح کرے یا اس کی کوئی معتبر متابعت موجود ہو اور یہاں سماع کی تصریح نہیں ہے، نیز اس روایت میں یہ عاصم بن کلیب سے منفرد بھی ہے، کوئی معتبر متابعت نہیں ہے۔ لہذا یہ سند ضعیف ہے۔(نورالعینین: ص118 تا 128)

جواب نمبر 1:

امام سفیان ثوری صحیح البخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے ثقہ بالاجماع راوی ہیں اورعند الجمہور یہ طبقہ ثانیہ کے مدلس ہیں جیسا کہ ائمہ حضرات نے ان کو طبقہ ثانیہ میں ذکر کیا ہے۔ (جامع التحصیل فی احکام المراسیل لابی سعید العلائی ص113،طبقات المدلسین لابن حجر ص64،التعلیق الامین علی کتاب التبیین لاسماء المدلسین لابن العجمی ص92، جزء منظوم فی اسماء المدلسین لبدیع الدین غیرمقلد ص89)

اور طبقہ ثانیہ کی تدلیس عندالمحدثین صحت حدیث کے منافی نہیں ہے ۔ پس یہ حدیث صحیح ہے ۔

جواب نمبر 2:

امام سفیان ثوری اس روایت میں متفرد نہیں بلکہ دیگر ثقات بالاجماع روا ت نے ان کی متابعت تامہ کر رکھی ہے، مثلاً...

1: امام ابوبکر النہشلی (م ت س ق)

وَرَواهُ أَبُو بَكرٍ النَّهشَلِيُّ ، عَن عاصِمِ بن كُليبٍ ، عَن عَبدِ الرَّحمَن بن الأسوَدِ ، عَن أبيهِ ، وعَلقَمَة ، عَن عَبدِ الله.

(کتاب العلل للدارقطنی ج5ص172سوال804)

2:امام وکیع بن الجراح (ع)

حدثنا عبد الوارث بن سفيان قال حدثنا قاسم بن أصبغ قال حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل قال حدثني أبي قال حدثنا وكيع عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة قال قال ابن مسعود(التمہید الابن عبد البر ج4 ص189)

لہذا تفرد کا اعتراض باطل ہے، اور حدیث ابن مسعود صحیح ہے ۔

دلیل نمبر 5:

روى الامام ابوبكر اسماعيلی قال حدثنا عبد الله بن صالح بن عبد الله أبو محمد صاحب البخاري صدوق ثبت قال : حدثنا إسحاق بن إبراهيم المَرْوَزِيُّ ، حدثنا محمد بن جابر السُّحَيْمِيُّ ، عن حماد ، عن إبراهيم ، عن علقمة ، عن عبد الله ، قال : صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي

Scanned with CamScanner

بکر وعمر ، فلم یرفعوا أیدیھم إلا عند افتتاح الصلاۃ۔

اسناد صحیح ورواتہ ثقات•

(کتاب المعجم لابی بکر الاسماعیلی ج2ص693،692رقم154،مسند ابی یعلی ص922رقم5037)

اعتراض:

غیرمقلدین کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی محمد بن جابر ہیں، ان پر ائمہ نے جرح کی ہے۔ نیز آخر عمر میں ان کا حافظہ خراب ہوگیا تھا اور اختلاط کا شکار بھی تھے۔ان کی کتابیں ضائع ہوگئیں تھیں اور یہ تلقین کو قبول کرنے لگے تھے۔ لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب:

محمد بن جابر یمانی عندالجمہور ثقہ وصدوق ہیں ، درج ذیل ائمہ نے ان کی توثیق و مدح فرمائی ہے:

امام عمرو بن علی الفلاس:

قال الفلاس: صدوق كثير الوهم(شرح سنن ابن ماجة للمغلطائي: ج1 ص 435، الجرح و التعديل ج7ص219،)

امام ابو حاتم الرازی:

قال عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازي: وسئل ابی عن محمد بن جابر وابن لهيعة فقال محلهما الصدق ومحمد بن جابراحب إلى من ابن لهيعة. (الجرح و التعديل ج7ص219، 220)

ابو زرعہ الرازی و امام ابو حاتم الرازی:

قال ابن ابی حاتم الرازي: وسمعت أبي وأبا زرعة يقولان من كتب عنه باليمامة وبمكة فهو صدوق (تہذیب التہذیب ج9ص77)

امام نور الدین الہیثمی:

محمد بن جابر السحيمي وفيه كلام كثير وهو صدوق في نفسه صحيح الكتاب ولكنه ساء حفظه (مجمع الزوائد:ج2 ص 479، ج3 ص 349)

امام عبداللہ بن عدی الجرجانی:

قال الامام أبو أحمد عبدالله بن عدي الجرجاني: وعند إسحاق بن أبي إسرائيل عن محمد بن جابر كتاب أحاديث صالحة وكان إسحاق يفضل محمد بن جابر على جماعة شيوخ هم أفضل منه وأوثق وقد روى عن محمد بن جابر كما ذكرت من الكبار أيوب وابن عون وهشام بن حسان والثوري وشعبة وابن عيينة وغيرهم ممن ذكرتهم ولولا أن محمد بن جابر في ذلك المحل لم يرو عنه هؤلاء الذين هو دونهم وقد خالف في أحاديث ومع ما تكلم فيه من تكلم يكتب حديثه (الکامل لابن عدی ج6ص153)

امام ذہلی:

وقال الذهلي لا بأس به (تہذ یب التہذیب ج9ص75)

امام ابو الولید:

قال ابو الوليد: نحن نظلم محمد ابن جابر بامتناعنا من التحديث عنه.(تہذ یب التہذیب ج9ص78)

لہذا محمد بن جابر یمانی سے مروی روایت کم از کم حسن درجہ کی ہے ۔ رہا اختلاط اور کتب کے ضائع ہونے کی وجہ سے تلقین قبول کرنے کا اعتراض توائمہ اصول ان جیسے روات کے متعلق ایک قاعدہ بیان کرتے ہیں :

امام نووی: وحكم المختلط أنه لا يُحتج بما روى عنه فى الاختلاط أو شك فى وقت تحمله، ويحتج بما روى عنه قبل الاختلاط

(تہذیب الاسماء واللغات للنووی ج1ص242)

امام خطیب بغدادی: محمد بن خلاد الاسکندرانی کے تذکرہ میں ایک قاعدہ بیان کرتے ہیں:

كل من سمع منه قديما قبل ذهاب كتبه فحديثه صحيح ومن سمع منه بعد ذلك فليس حديثه بذاك (الکفایۃ:ص153)

اور امام ابو زرعہ اور امام ابو حاتم الرازی نے تصریح فرمائی ہے کہ محمد بن جابر سے جس نے یمامہ اور مکہ میں روایت لی ہے وہ اس وقت صدوق تھے۔

و قال عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازي: وسمعت أبي وأبا زرعة يقولان من كتب عنه باليمامة وبمكة فهو صدوق

(تہذ یب التہذیب ج9ص77)

اور ہماری پیش کردہ روایت میں بھی امام اسحاق بن ابراہیم المروزی نے ان سے یمامہ میں روایت

Scanned with CamScanner

کی ہے جیسا کہ ائمہ نے تصریح کی ہے۔

1: قال الامام محمد بن سعد فی ترجمۃ اسحاق بن ابراہیم المروزی : وکان رحل الی محمد بن جابر بالیمامۃ فکتب کتبہ ،وقدم البصرۃ من الیمامۃ بعد موت ابی عوانۃ بیومین او ثلاثۃ (طبقات ابن سعد: ج7ج 7ص353)

2: قال أبو يعقوب إسحاق بن أبي إسرائيل لما انصرفت من اليمامة من عند هذا الشيخ يعنى محمد بن جابر الخ(تاريخ بغداد ج5ص357)

3: قال الامام أبو أحمد عبدالله بن عدي الجرجاني: وعند إسحاق بن أبي إسرائيل عن محمد بن جابر كتاب أحاديث صالحة وكان إسحاق يفضل محمد بن جابر على جماعة شيوخ هم أفضل منه وأوثق الخ (الكامل لابن عدی ج6ص153)

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ محمد بن جابر الیمامی سے اسحاق المروزی کا سماع قبل الاختلاط کا ہے اور انہوں نے سماع حدیث کتاب سے کی ہے۔پس اعتراض باطل ہے۔

دلیل نمبر 6:

روی الامام الاعظم ابوحنیفۃ رحمہ اللہ یقول سمعت الشعبی یقول سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ لایعود برفعھما حتی یسلم من صلوتہ،

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم

(مسند ابی حنیفۃ بروایۃ ابی نعیم ص344رقم225وفی نسخۃ ص156طبع الریاض)

دلیل نمبر 7:

روی الامام أبو داؤد السجستاني :قال حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا شريک عن يزيد بن ابی زیاد عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لایعود،

اسنادہ صحیح علی شرط المسلم

(سنن ابی داؤد ج1ص116باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ، مسند ابی یعلیٰ ص 400 رقم الحدیث 1690،1691،1692)

اعتراض:

غیرمقلدین کہتے ہیں کہ اس حدیث میں یزید بن ابی زیاد کوفی راوی ضعیف ہے۔کیونکہ اس کا آخری عمر میں حافظہ خراب ہوگیا تھا اور یہ تلقین کو قبول کرتا تھا ۔یہ حدیث تغیر حفظ کے بعد کی ہے نیز ثم ''لایعود''کا جملہ ان کےقدماء اصحاب نے بیان نہیں کیا ہے۔پس یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب:

امام یزید بن ابی زیاد کو فی صحیح البخاری تعلیقاً،صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ایک جماعت محدثین نے ثقہ ، صدوق ، عدل قرار دیا ہے مثلاً:

امام جرير بن عبد الوليد: يزيد احسنهم استقامة في الحديث (الجرح و التعديل ج9 ص327)

امام أبو داؤد: لا أعلم أحدا ترك حديثه (سير اعلام النبلاء ج5ص381)

امام ترمذی: یزید بن ابی زیاد سے مروی کئی روایات کو ''حسن صحیح'' اور کئی جگہ ''حسن'' قرار دیا۔

(باب ما جاء فی المنی و المذی،باب ما جاء من الرخصة في ذلك[ای الحجامةللصائم]، باب ما جاء في مواقيت الإحرام لأهل الآفاق ، باب مناقب العباس بن عبد المطلب)

امام احمد بن حنبل: قال كما قال جرير (الجرح و التعديل ج9 ص327)

احمد بن صالح: يزيد بن أبي زياد ثقة لا يعجبني قول من يتكلم فيه (تاريخ الثقات لابن شاہین ص256 ، معرفة الثقات للعجلي ج2 ص364)

امام سفيان الثوری: فهو على العدالة والثقة وإن لم يكن مثل منصور والحكم والأعمش فهو مقبول القول ثقة.

(المعرفة والتاريخ للفسوی ج 3ص 175)

امام الشيخ ابن دقيق العيد: ويزيد بن أبي زياد معدود في أهل الصدق، كوفي، يكنى أبا عبد الله (نصب الراية ج 1ص 477)

امام ابو الحسن: يزيد بن أبي زياد، جيد الحديث (نصب الراية ج 1ص 477)

Scanned with CamScanner

~~امام الذہبی:[يزيد بن أبي زياد] الإمام المحدث أبو عبد الله، الهاشمي(سیر اعلام النبلاء ج5ص380)~~

مشہور غیر مقلداحمد محمد شاکر شرح ترمذی میں یزید کی کافی توثیق نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: و الحق انہ ثقۃ

پھر امام شعبہ سے توثیق نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

و ہذا نہایۃ التوثیق من شعبۃ و ہو امام الجرح و التعدیل ... فقد اصاب الترمذی فی تصحیحہ(شرح الترمذی ج1 ص195)

مزیدآگے جا کر لکھتے ہیں:

فمدار الحدیث علی یزید ابن ابی زیاد و ہو ثقۃ صحیح الحدیث و قد تکلمنا علیہ تفصیلا فیما مضی (شرح الترمذی ج2ص409)

لہذا عند الجمہور یزید ثقہ ،صدوق ، عاد ل ہے ، رہا تغیر حفظ اور تلقین قبول کرنے کا اعتراض تو امام ابن حبان نے تصریح کی ہے:

وكان يزيد صدوقا إلا أنه لما كبر ساء حفظه وتغير، فكان يتلقن مالقن، فوقع المناكير في حديثه ... فسماع من سمع منه قبل دخوله الكوفة في أول عمره سماع صحيح (كتاب المجروحين لابن حبان ج3 ص 100)

اس روایت میں آپ کے شاگرد شریک آپ سے ”ثم لایعود“ وغیرہ کا جملہ نقل کیا ہے اور یہی جملہ آپ کے کبار اصحاب نے بھی نقل کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ جملہ آپ نے تغیر حفظ سے پہلے نقل کیا ہے، مثلاً:

امام سفیان الثوری:

حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان قال ثنا يزيد بن أبي زياد عن بن أبي ليلى عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال : كان النبي صلى الله عليه و سلم إذا كبر لافتتاح الصلاة رفع يديه حتى يكون إبهاماه قريبا من شحمتي أذنيه ثم لا يعود•

(سنن الطحاوی ج 1 ص162)

امام ہشیم بن بشیر:

حدثنا إسحاق حدثنا هشيم عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين افتتح الصلاة كبر ورفع يديه حتى كادتا تحاذيان أذنيه ثم لم يعد• (مسند ابی یعلی ص400 رقم الحدیث 1691)

امام ابن عیینہ:

عبد الرزاق عن بن عيينة عن يزيد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء بن عازب مثله وزاد قال مرة واحدة ثم لا تعد لرفعها في تلك الصلاة (مصنف عبد الرزاق ج 2ص 45رقم الحدیث 2534)

امام اسماعیل بن زکریا:

حدثنا يحيى بن محمد بن صاعد نا محمد بن سليمان لوين ثنا إسماعيل بن زكريا ثنا يزيد بن أبي زياد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء أنه : رأى رسول الله صلى الله عليه و سلم حين افتتح الصلاة رفع يديه حتى حاذى بهما أذنيه ثم لم يعد إلى شيء من ذلك حتى فرغ من صلاته (سنن الدارقطني ص 196 رقم الحديث 1116)

امام ابن ادریس:

حدثنا إسحاق حدثنا ابن إدريس قال : سمعت يزيد بن أبي زياد عن ابن أبي ليلى عن البراء قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه و سلم رفع يديه حين استقبل الصلاة حتى رأيت إبهاميه قريبا من أذنيه ثم لم يرفعهما (مسند ابی یعلی ص400 رقم الحدیث 1692)

اس ساری تفصیل سے معلوم ہوا کہ ”ثم لایعود“ کا جملہ تغیر حفظ سے پہلے کا جسے آپ کے کبار اصحاب نے بھی ذکر کیا ہے، اسے تلقین کا نتیجہ قرار دینا غلط ہے، پس حدیث صحیح ہے

-

دلیل نمبر 8:

روی الامام أبو بكر عبدالله بن الزبير الحميدي: قال [حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قال] ثنا الزہری قال اخبرنی سالم بن عبداللہ عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع فلایرفع ولا بین السجدتین،

تحقیق السند: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم

(مسند الحمیدی ج2ص277رقم614طبع بیروت،مسند ابی عوانۃ ج1ص334باب بیان افتتاح الصلوۃ)

Scanned with CamScanner

اعتراض:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ یہ روایت اثبات رفع الیدین کی تھی مگر حنفیو ں نے تحریف کر کے ترک رفع الیدین کی بنا دی ۔ نسخہ ظا ہریہ دمشقیہ میں اثبات ہی کی ہے ۔ (نور العینین ص68و ص71 وغیرہ)

جواب اول :

یہ روایت "الحمیدی عن سفیان بن عیینہ " کے طریق سے مروی ہے ۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو اس طریق سے تخریج نہیں کیا ۔ اپنے "جزء رفع الیدین" میں امام حمیدی کے طریق سے موقوف روایت کو تو نقل کیا ہے لیکن مرفوع روایت کو تخریج نہیں کیا، حالانکہ امام بخاری کا ضا بطہ ہے :

قال الحاکم کا ن البخا ری اذا وجد الحدیث عند الحمیدی لا یعود ہ الی غیرہ•

(تقریب التہذیب: ج1 ص288، تہذیب التہذیب: ج3 ص142،جزء رفع الیدین ص272رقم 15)

اگر الحمیدي عن سفیان ابن عیینۃ کے طریق والی روایت اثبات رفع الیدین عند الرکوع کی ہو تی تو امام بخاری اس کو ضرور تخریج کرتے۔ ثابت ہوا کہ بالیقین یہ روایت ترک رفع الیدین ہی کی ہے۔پس تحریف والا اعترا ض باطل ہے ۔

جواب نمبر2:

تحریف والا اعتراض اس لیے بھی باطل ہے کہ امام ابو عوانہ نے بھی من طریق سفیان عند الرکوع ترک رفع کی حدیث بھی نقل کی ہے ۔

(مسند ابی عوانۃ ج1ص334)

نیز امام محمد بن حارث القیروانی االور امام بیہقی نے حضرت ابن عمر ہی سے دیگر طرق سے تر ک رفع الیدین عند الرکوع کی سند اً صحیح حدیثیں نقل کی ہیں ۔ (اخبا ر الفقہاء ص214، مسند ابی عوانہ : ج1 ص334، خلافیات البیہقی بحوالہ شرح سنن ابن ما جہ للمغلطائی: ج5 ص1472)

دلیل نمبر 9:

روی الإمام أبو عوانة یعقوب بن إسحاق الاسفرائني: قال حدثنا عبداللہ بن ایوب المُخَرِّمِيُّ و سَعْدان بن نصر وشعیب بن عمر وفی آخَرینَ قالوا حدثنا سفیان بن عیینۃ عن الزہری عن سالم عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بہما وقال بعضہم حذو منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع لایرفعہما وقال بعضہم ولایرفع بین السجدتین،

اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم

(مسند ابی عوانۃ ج1ص334 بیان رفع الیدین في افتتاح الصلاۃ قبل التکبیر بحذاء منکبیہ وللرکوع ولرفع رأسہ من الرکوع وأنہ لا یرفع بین السجدتین، رقم1251، الخلافیات للبیہقي بحوالہ شرح سنن ابن ماجہ لمغلطائی ج5ص1472باب رفع الیدین اذا رکع واذارفع راسہ من الرکوع)

وقال الامام ابو عبد اللہ المغلطائی: حدیث لاباس بہ• (شرح سنن ابن ماجہ لمغلطائی ج5ص1472)

دلیل نمبر 10:

روی الامام الحافظ ابوعبداللہ محمد بن الحارث الخشنی القیروانی : قال حدثنی عثمان بن محمد قال قال لی عبیداللہ بن یحیی حدثنی عثمان بن سوادۃ ابن عباد عن حفص بن میسرۃ عن زید بن اسلم عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ نرفع ایدیَنا فی بدء الصلوۃ وفی داخل الصلوۃ عندالرکوع فلما ہاجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ ترک رفع الیدین فی داخل الصلوۃ عندالرکوع وثبت علی رفع الیدین فی بدء الصلوۃ•

اسنادہ صحیح ورواتہ ثقات•

(اخبار الفقہاء والمحدثین للقیروانی: ص214تحت رقم الترجمۃ378طبع بیروت)

اعتراض:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس روایت کے راوی محمد بن حا رث نے روایت ذکر کرنے سے پہلے تصریح کی ہے :

وھو من غرا ئب الحدیث واراہ من شواذ ھا (اخبار الفقہاء والمحدثین ص214)

یعنی یہ حدیث غریب بلکہ شا ذ ہے لہذا ضعیف و ناقابل استدلال ہے۔

Scanned with CamScanner

جواب اول :

غرا بت وجہ ضعف نہیں ہے ۔ایسا ممکن ہے کہ حدیث غریب ہو اور صحیح بھی ہو۔چنانچہ امام حا کم ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

رواه البخاري في الجامع الصحيح --- وهو من غرائب الصحيح (معرفت علوم الحديث :ص:94)

آگے لکھتے ہیں:

رواه مسلم في المسند الصحيح عن أبي بكر بن أبي شيبة وغيره عن سفيان وهو غريب صحيح (معرفت علوم الحديث :ص95)

جواب ثا نی:

غیر مقلدین اگر یہ کہیں کہ عثمان بن سواده (جس کا ترجمہ امام قیروانی لائے ہیں) غریب حدیث لاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بخاری ومسلم کے بہت سے راوی غریب الحدیث ہیں: مثلاً

1:امام احمد بن صبا ح النہشلی ۔ثقہ ،حا فظ ، لہ غرا ئب ۔(تقریب ج1ص16)

2: امام ابرا ہیم بن اسحا ق البنانی ۔صدوق، يَعْرُبُ (تقریب ص 25ج1)

3:امام اسبا ط بن نصر۔۔صدوق ، كثير الخطاء ، يَعْرُبُ (تقریب ص40ج1)

4ابراہیم بن طحمان الخراسانی۔۔ثقہ ، يَعْرُبُ (تقریب ص29ج1)

5:حکام بن سلم۔۔ثقہ ، لہ غرا ئب (تقریب ص132ج1)

لہذا یہ اعتراض باطل ہے۔

جواب ثا لث :

شا ذ کی دو تعریفیں کی گئیں ہیں :

1: فأما الشاذ فإنه حديث يتفرد به ثقة من الثقات.(معرفت لعلوم الحديث للحا كم ص119)

یعنی تفرد من الثقات کو شاذ کہا جاتا ہے لیکن یہ تعریف مرجوح ہے، راجح تعریف یہ ہے:

2: قال الشافعي ليس الشاذ من الحديث أن يروي الثقة ما لا يرويه غيره هذا ليس بشاذ إنما الشاذ أن يروي الثقة حديثا يخالف فيه الناس هذا الشاذ من الحديث (معرفت لعلوم الحديث للحا كم ص119، مقدمۃ ابن الصلاح ص76 وغیرہ)

اسی کو حافظ ابن حجر نے راجح فرمایا ہے:

وهذا هو المعتمد في تعريف الشاذ، بحسَبِ الاصطلاح (نزہۃ النظر ص 213، الشرح للقاری ص336)

مخا لفت ثقات والی تعریف جو کہ راجح ہے حدیث ابن عمر پر صا دق نہیں آتی کیو نکہ کسی ثقہ راوی نے ایسی کوئی صحیح حدیث بیان نہیں کی جس میں وفات تک کے الفاظ مروی ہوں۔ لہذا یہ حدیث تفرد من الثقات کے قبیل سے ہے جو جمہور ائمہ فقہاء ومحدثین کے ہا ں بالاتفاق مقبو ل ہے:

قال الجمهور من الفقهاء وأصحاب الحديث زيادة الثقة مقبولة إذا انفرد بها(الکفایہ ص365)

لہذا شاذ وغریب ہونے کی جر ح مردود ہے اور یہ حد یث صحیح اور حجت ہے ۔

دلیل نمبر 11:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ عَطَاءٍ اَنَّہٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و سلم فَذَكَرْنَا صَلٰوۃَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و سلم فَقَالَ اَبُوْحُمَیْدِ السَّاعِدِیُّ رضی اللہ عنہما اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم رَاَ یْتُہٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْكِبَیْہِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ یَدَیْہِ مِنْ رُكْبَتَیْہِ ثُمَّ ھَصَرَظَھْرَہٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ اِسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَہٗ وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَمُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضَھُمَا الخ

(صحیح البخاری: ج1ص114' صحیح ابن خزیمۃ؛ ج1ص298)

اعتراض:

عدمِ ذکر سے نفی ذکر لازم نہیں آتا۔ محمد قاسم نانوتوی(بانی مدرسہ دیوبند)نے لکھا: ”مذکورنہ ہونا معدوم ہونے کی دلیل نہیں۔“ اور سنن ابی داؤد میں حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد والے رفع یدین کا ذکر موجود ہے۔

جواب:

اولاً: ہمارا مؤقف یہ ہے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا جائے،اس کے علاوہ

Scanned with CamScanner

پوری نماز میں رفع یدین نہ کیا جائے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث میں حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کا ذکر کرتے ہیں،باقی مقامات کا ذکر نہیں کرتے۔اس سے ہمارا مؤقف ثابت ہے۔ نیز حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا قول اس استدلال کے خلاف نہیں،اس لیے کہ اصول ہے:

السکوت فی معرض البیان بیان(مرعاۃ المصابیح لعبیداللہ المبارکپوری ج3 ص385،روح المعانی ج18ص7)

وہ مقام جہاں ایک شے کو بیان کرنا چاہیے،وہاں اس کے بیان کو چھوڑنے کا مطلب اس شے کا عدم بیان کرنا ہوتاہے۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نماز کے اس نقشہ کو بیان فرمارہے ہیں جو دیکھنے سے نظر آتا ہے کمافی الحدیث ''رایتہ'' (میں نے انھیں دیکھا)۔ اگررفع الیدین عندالرکوع وبعد الرکوع ہوتا تو ضرور بیان کرتے ۔معلوم ہو ا کہ یہ رفع یدین نہیں ہوتا تھا۔

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا قاعدہ مطلق ہے اور ہمارا بیان کردہ اصول ایک قید ''فی معرض البیان''کے ساتھ مقید ہے۔دونوں میں کوئی تضاد نہیں۔

ثانیاً: ابو داؤد کی محولہ روایت کا تفصیلی جواب تو غیر مقلدین کی دلیل نمبر5 کے تحت آئے گا۔ مختصراً عرض ہے کہ اس روایت میں ایک راوی عبدالحمید بن جعفر ہے جو کہ ضعیف، خطاکار اور قدری ہے۔امام نسائی،امام ابوحاتم،امام سفیان ثوری،امام یحییٰ بن سعید القطان،امام یحییٰ بن معین،امام ابن حبان،امام ترمذی،امام طحاوی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ نے اس پر جرح کی ہے۔نیز یہ روایت منقطع بھی ہے کہ محمد بن عمرو بن عطاء کا سماع حضرت ابوقتادہ سے نہیں اور سنداً متنًابھی یہ روایت مضطرب ہے۔ لہذا یہ روایت نا قابل احتجاج ہے۔

دلیل نمبر 12:

روی الامام الحافظ المحدث مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب قالا حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن المسيب بن رافع عن تميم بن طرفة عن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مالي أراكم رافعي أيديكم كأنها أذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة

(صحیح مسلم ج1ص181باب الامر بالسکون فی الصلوۃ ، السنن الکبری للبیہقی ج2ص280جماع ابواب الخشوع فی الصلوۃ والاقبال علیہا ، صحیح ابن حبان ص584رقم1878باب ذکر مایستحب للمصلی رفع الیدین ، سنن ابی داؤد ج1ص150باب فی السلام،سنن النسائی ج1ص176باب السلام بالایدی فی الصلوۃ)

اعتراض:

غیر مقلدین کہتے ہیں حدیث جا بر بن سمرہ میں اشارہ عند السلام فی التشہد سے منع کیا گیا ہے،ترک رفع الیدین سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اسی لیے علماء نے اسے باب السلام میں ذکر کیا ہے نہ کہ باب رفع الیدین میں ۔نیز علما ء دیوبند سے پہلےکسی نے بھی اس حدیث سے نفی اور منع رفع یدین پر استدلال نہیں کیا۔

جواب شق 1:

اس حدیث کا ترک رفع الیدین سے تعلق ہے، کیونکہ اس میں ''اسکنوا في الصلاة'' کےالفاظ ہیں اورعلامہ بدر الدین عینی اور امام زیلعی نے اس حد یث کے متعلق تصریح کی ہے: انما یقال ذلک لمن یر فع یدیہ فی اثناء الصلوۃ وھو حا لۃ الرکوع او السجود ونحو ذلک

(شرح سنن ابی داؤد للعینی ج3ص297، نصب الرا یہ ج1ص472)

لہذا اس کا تعلق منع رفع یدین کے ساتھ ہے نہ کہ تشہد کے ساتھ ۔

جواب شق2:

علماء نے اس حدیث کو رفع یدین یا ترک رفع یدین کے باب میں بھی ذکر فرمایا ہے، مثلاً۔

1:علامہ زمخشری نے اس حدیث کو ''باب لا تر فع الایدی فی الصلوۃ الا عند افتتاح الصلوۃ'' میں ذکر کیا ہے ۔

(رؤوس المسائل الخلافیہ بین الحنفیۃ والشافعیۃ ج1ص156)

3: امام ابو محمد علی بن زکر یا المنبجی نے اس حدیث کو ''باب لاترفع الایدی عند الرکوع ولا بعد الرفع منہ '' میں ذکر کیا ہے ۔

(اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب ج1ص256)

Scanned with CamScanner

4: امام ابو الحسن القدوری اس حدیث کو "باب لا تر فع الیدین فی تکبیر الرکوع" میں لائے ہیں -(التجرید للقدوری ج2ص519)

جواب شق3:

علماء و فقہاءنے اس حدیث سے نفی اور منع رفع یدین پر استدلال کیا ہے۔مثلاً:

1: قال الامام النووی: وقال أبو حنيفة والثوري وابن ابی ليلي وسائر اصحاب الرأی لا يعرف يديه في الصلاة الا لتكبيرة الاحرام وهی رواية عن مالك واحتج لهم بحديث البراء بن عازب رضي الله تعالي عنهما... وعن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال " قال رسول الله صلي الله عليه وسلم مالی اراكم رافعي ايديكم

(المجموع شرح المہذب ج3 ص400 فصل في مسائل مهمة تتعلق بقراءة الفاتحة)

2: قال الامام ابن عبد البر: وقد احتج بعض المتأخرين للكوفيين ومن ذهب مذهبهم في رفع اليدين بما حدثنا... عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي أراكم(التمہید لابن عبد البر ج4ص194)

3: امام ابو الحسن القدوری: (التجرید للقدوری ج2ص519 باب لا تر فع الیدین فی تکبیر الرکوع)

4: علامہ زمحشری: (روس المسائل الخلافیہ بین الحنفیۃ والشافعیۃ ج1ص 156باب لا تر فع الایدی فی الصلوۃ الا عند افتتاح الصلوۃ)

5: امام ابو محمد علی بن زکر یا المنبجی: (اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب ج1ص256 باب لاترفع الایدی عند الرکوع ولا بعد الرفع منہ)

6: علامہ زیلعی • (نصب الرایہ ج1ص472)

7:علامہ عینی• (شرح سنن ابی داود ج3ص29)

8:ملاعلی قاری•(فتح باب العنایہ ج1ص258)

دلیل نمبر 13:

روی الامام الحافظ المحدث أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة الطحاوي: قال حدثنا ابن ابی داؤد قال حدثنا نعیم بن حماد قال ثنا الفضل بن موسی قال ثنا ابن ابی لیلی عن نافع عن ابن عمروعن الحکم عن مقسم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ترفع الایدی فی سبع مواطن فی افتتاح الصلوۃ وعند البیت وعلی الصفا والمروۃ وبعرفات وبمزدلفۃ عندالجمرتین ۔

وبہ قال حدثنا فہد ثنا الحمانی قال المحاربی عن ابن ابی لیلی عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ،

(سنن الطحاوی ج1ص416باب رفع الیدین عند رؤیۃ البیت،المعجم الکبیرللطبرانی ج5ص428رقم الحدیث 11904،صحیح ابن خزیمۃ ج4ص209رقم2703باب کراہیۃ رفع الیدین عند رؤیۃ البیت)

اعتراض:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ابن عبا س اور ابن عمر کی سند میں قاضی ابن ابی لیلی ہے، اور یہ ضعیف ہے۔

جواب:

امام ابن ابی لیلی کی جمہور ائمہ نے تعدیل وتو ثیق کی ہے ،مثلاً

1: امام احمد بن یونس [شیخ البخاری]: كان أفقه أهل الدنيا. (میزان الاعتدال ج4ص175 ، تذکرۃ الحفاظ ج1 ص129)

2: امام زائدۃ: كان أفقه أهل الدنيا. (سیر اعلام النبلاء ج6 ص311)

3: امام أحمد بن عبدالله العجلی: كان فقيها صدوقا، صاحب سنة، جائز الحديث، قارئا عالما، قرأ عليه حمزة الزيات

(میزان الاعتدال ج4ص175 ، تہذیب التہذیب)

4: امام ابو یوسف القاضی: ما ولی القضاء أحد أفقه في دين الله، ولا أقرأ لكتاب الله، ولا أقول حقا بالله، ولا أعف عن الاموال - من ابن أبي ليلى. (میزان الاعتدال ج4 ص176)

5: امام ابو حاتم الرازی: محله الصدق كان سيئ الحفظ(الجرح و التعدیل ج7ص322)

6: امام ابو زرعہ الرازی: هو صالح ليس باقوى ما يكون(الجرح و التعدیل ج7ص322)

Scanned with CamScanner

7: امام عطاء بن ابی رباح: قال ابن أبي ليلى: دخلت على عطاء، فجعل يسألني، فكأن أصحابه أنكروا عليه ذلك، وقالوا: تسأله ؟ قال: وما تنكرون ؟ هو أعلم منى. (ميزان الاعتدال ج4 ص176)

8: حافظ ابن حجر: له ذكر في الاحكام من صحيح البخاري قال أول من سأل على كتاب القاضي البينة ابن أبي ليلى وسوار.

(تہذیب التہذیب ج 5ص706)

9: امام سفیان الثوری: فقهاؤنا ابن أبي ليلى وابن شبرمة (تہذیب التہذیب ج 5ص707)

10: امام ترمذی: کئی مقامات پر اس کی حدیث کو حسن صحیح فرمایا ہے۔

(باب ما جاء في الرجل يقرأ القرآن على كل حال ما لم يكن جنبا،باب ما جاء متى تقطع التلبية في العمرة ، باب ما جاء في كراهية الشرب في آنية الذهب والفضة وغيره)

11: امام ذہبی: حديثه في وزن الحسن (تذكرة الحفاظ ج1ص128)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام ابن ابی لیلی عند الجمہو ر فقیہ ، ثقہ ، صدوق اور عادل ہے۔ چونکہ ان پر کچھ جرح بھی ہے (کما مر) اس لیے اصولاً یہ حسن الحدیث درجے کا راوی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام ذہبی نے تصریح کی ہے کہ امام ابن ابی لیلی حسن الحدیث ہیں اور جب دیگر احادیث اس کی روایت کی متا بعت کریں تو یہ درجہ صحیح کو پہنچ جائے گی۔یہی بات علامہ شاکر غیر مقلد نے لکھی ہے:

و مثل ہذا [ابن ابی لیلی]لا یَقِلُّ حدیثُہ عن درجۃ الحسن المحتج بہ و اذا تابعہ غیرہ کان الحدیث صحیحا

(شرح جامع الترمذی لاحمد محمد شاکر غیر مقلد بحوالہ نور الصبا ح ج1 ص166، 167)

لہذا یہ اعترا ض باطل ہے اور حدیث حسن درجہ کی ہے اور حجت ہے ۔

احادیث موقوفہ

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور ترک رفع یدین:

دلیل نمبر 1:

روی الامام الحافظ المحدث ابویعلی أحمد بن علي بن المثنى الموصلي التميمي : قال حدثنا اسحاق بن ابی اسرائیل حدثنا محمد بن جابر عن حماد عن ابراہیم عن علقمہ عن عبداللہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدیہم الا عند افتتاح الصلوۃ وقد قال محمد فلم یرفعوا ایدیہم بعدالتکبیرۃ الاولی،

تحقیق السند: اسناده حسن و رواتہ ثقات

(مسندابی یعلی ص 922 رقم الحدیث 5036، کتاب المعجم لابی بکر اسماعیلی ج2ص693،692رقم154 ، الکامل لابن عدی ج7ص337 رقم الترجمۃ 1646)

ملحوظہ: اس روایت کے ایک راوی محمد بن جابر پر غیر مقلدین اعتراض کرتے ہیں۔ اس کا جواب احادیث مرفوعہ دلیل نمبر 5 کے تحت گزر چکا ہے۔

دلیل نمبر 2:

روی الامام الحافظ الفقیہ ابوعبداللہ محمد بن حسن الشیبانی: قال اخبرنا ابوبکر بن عبداللہ النہشلی عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ وکان من اصحاب علی ان علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کان یرفع یدیہ فی التکبیرۃ الاولیٰ التی یفتتح بہا الصلوۃ ثم لایرفعہما فی شیئ من الصلوۃ

تحقیق السند: اسناده صحیح و رواتہ ثقات۔

(موطا امام محمد ص94باب افتتاح الصلوۃ ،کتاب الحجۃ:ج1ص76باب افتتاح الصلوۃ و ترک الجہر ، المدونۃ الکبری ج1ص166 باب فی رفع الیدین فی الرکوع والاحرام)

اعتراض :

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ یہ روایت منکر ہے، کیونکہ امام بخاری نے عبد الرحمن بن مہدی کا قول نقل فرمایا ہے:

قال عبد الرحمن بن مہدی ذکرت للثوری حدیث النہشلی عن عاصم بن کلیب فا نکرہ(جزء رفع الیدین ص267)

نیز ابو بکر النہشلی ضعیف راوی ہے۔

جواب نمبر1:

Scanned with CamScanner

امام بخا ری نے امام سفیا ن ثوری سے اس جرح کی سند متصل بیان نہیں کی ،لہذا اس جرح کی سند منقطع ہونے کی وجہ سے یہ جرح ناقابل قبول ہے۔مزید یہ کہ امام عبد الرحمن بن مہدی سے امام بخا ری کی ملاقات ثابت نہیں ۔کیو نکہ امام بخا ری کی پیدا ئش سن 194ھ میں بخارا میں ہو ئی اور امام عبدالرحمن بن مہدی کی وفات سن 198 ھ میں بصرہ میں ہو ئی ۔

جواب نمبر2:

اس حدیث کا مدار امام ابو بکر النہشلی کو فی پر ہے جو عند الجمہور ثقہ ، صا لح ، حا فظ ، صدوق ،ثبت ، حسن الحدیث ہیں ۔ آپ صحیح مسلم کے راوی ہیں۔

(تہذیب التہذیب ج6ص315، تا ریخ الثقات للعجلی ص493،المعرفت والتا ریخ ج3ص237، صحیح مسلم ج1ص213، الجرح والتعدیل ج9ص407)

لہذا حدیث علی صحیح اور حجت ہے ۔

جواب نمبر3:

امام سفیان ثوری کو فی م 161ھ خود تر ک رفع الیدین پر عا مل ہیں۔ (فقہ سفیا ن ثوری ص560، عمدۃ القاری ج4ص380)

اور ترک کی روایت عاصم بن کلیب سے نقل کرتے ہیں۔(سنن النسائی ج 1 ص162،161باب الرخصۃ فی ترک ذلک)

امام ابو بکر نہشلی کو فی (م 166ھ) بھی ترک کی روایت عاصم بن کلیب سے ہی نقل کرتے ہیں (موطا امام محمد ص94)

تو یہ کیسے ممکن ہے کہ جس روایت کو امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مذہب کی بنیاد بناتے ہیں اس کا انکار کر بیٹھیں؟!! پس یہ جرح باطل ہے۔

دلیل نمبر 3:

روی الامام زید بن علی بن الحسین بن علی الہاشمی عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ عن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ انہ کان یرفع یدیہ فی التکبیرۃ الاولی الی فروع اذنیہ ثم لایرفعہماحتی یقضی صلوتہ ۔

تحقیق السند: اسنادہ صحیح وراتہ ثقاۃ

(مسند الامام زید ص89 باب التکبیر فی الصلوۃ ،ص149باب الصلوۃ علی المیت و کیف یقال ذلک)

دیگر صحابہ کرام اور ترک رفع یدین :

دلیل نمبر 1:

روی الامام الاعظم ابوحنیفۃ التابعی الکوفی : عن حماد عن ابراہیم عن الاسود ان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کان یرفع یدیہ فی اول التکبیر ثم لایعود لشیئ من ذالک،

تحقیق السند: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین۔

(مسند ابی حنیفۃ بروایۃ الحارثی ج2 ص502 رقم الحدیث 801 ،جامع المسانید بروایۃ الخوارزمی ج1ص355رقم1867 ، ،مختصر خلافیات البیہقی لاحمد بن فرح ج2ص77)

دلیل نمبر 2:

روی الامام أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي : قال حدثنا ابوبکر بن عیاش عن حصین عن مجاہد قال ما رایت ابن عمر یرفع یدیہ الا فی اول ما یفتتح ،

تحقیق

السند: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج1ص268رقم13باب من کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود)

فائدہ: یہ طریق صحیح بخاری میں بھی موجود ہے: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ [بن عیاش] الخ

(ج1ص274باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان)

دلیل نمبر 3:

روی الامام ابوجعفر أحمد بن محمد بن سلامة الطحاوي : قال حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا ابوبکر بن عیاش عن حُصَيْنٍ عن مجاہد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیہ الا

Scanned with CamScanner

تحقیق السند: اسناده صحيح على شرط الشيخين
(سنن الطحاوی ج1ص163باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود)

فائدہ: یہ طریق صحیح بخاری میں بھی موجود ہے: أَبُو بَكْرٍ [ابْن عَيَّاشٍ]عَنْ حُصَيْنٍ الخ(
ج2ص725 بَاب قولہ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ)

اعتراض:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک راوی ابو بکر بن عیاش ہے۔ اس کا آخری عمر میں حافظہ خرا ب ہو گیا تھا اور یہ اختلاط کا شکا ر ہو گیا تھا ۔

جواب نمبر1:

امام ابو بکر بن عیاش صحیح بخاری، صحیح مسلم (مقدمہ) اور سنن اربعہ کے راوی ہیں اورعند الجمہور ثقہ ہیں۔ مثلاً:

امام عبد اللہ بن مبارک: أثنى عليه.
امام احمد بن حنبل: صدوق صالح صاحب قرآن وخبر۔ ثقة
امام بخاری: اخرج عنہ فی صحیحہ
امام مسلم: اخرج عنہ فی صحیحہ
امام ابن خزیمۃ: اخرج عنہ فی صحیحہ
عثمان الدارمی: من أهل الصدق والامانة
امام ابوحاتم الرازی: أصح كتابا۔۔ أبو بكر أحفظ منه [ای من عبد الله بن بشر] وأوثق
امام ابن حبان: ذكره في الثقات
امام عبد اللہ بن عدی: لم أجد له حديثا منكرا
امام العجلی: كان ثقة قديما صاحب سنة وعبادة
امام ابن سعد: وكان ثقة صدوقا عارفا بالحديث والعلم
امام ثوری، امام ابن المبارک، امام ابن مہدی: يثنون عليه
امام یعقوب بن شیبۃ: شيخ قديم معروف بالصلاح البارع وكان له فقه كثير وعلم باخبار الناس ورواية للحديث
امام الساجی: صدوق يهم• (تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی: ج7 ص 308 تا ص311)

نیز آپ اس روایت کے بیا ن کر نےمیں منفرد نہیں بلکہ امام محمد حسن بن الشیبانی ثقہ وصدوق نے ان کی متا بعت معنوی کی ہے۔مثلاً:

قال محمد اخبرنا محمد بن ابان بن صالح عن عبد العزيز بن حكيم قال رايت ابن عمر يرفع يديه حذاء اذنيه فی اول تكبيرة افتتاح الصلوة و لم يرفعهما فيما سوى ذلک.(موطا امام محمد ص93 باب افتتاح الصلوۃ، کتا ب الحجہ لامام محمد ج1ص76 باب افتتاح الصلوۃ)

پس الزام اختلاط باطل ہے۔

جواب نمبر2:

امام نووی رحمہ اللہ وغیرہ مختلط راوی کے متعلق ایک قاعدہ بیان کرتے ہیں:

وحكم المختلط أنه لا يُحتج بما روى عنه فى الاختلاط أو شك فى وقت تحمله، ويحتج بما روى عنه قبل الاختلاط، وما كان فى الصحيحين عنه محمول على الأخذ عنه قبل اختلاطه.(تہذیب الاسماء واللغات للنووی ج1ص242)

یعنی جو راوی اختلاط کا شکار ہو گئے ہوں تو امام بخا ری ومسلم ان کے ایسے شاگردوں کی روایتیں تخریج کرتے ہیں جن کا سما ع قبل الاختلاط والتغیر ہوتاہے ۔ ہماری پیش کردہ روایت ''ابن أبي شيبة عن ابى بكر بن عياش'' اور''احمد بن يونس عن ابى بكر بن عياش'' کے طریق سے مروی ہے اور یہی طریق صحیح بخاری میں موجود ہیں۔

1: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ [بن عياش] الخ (ج1ص274باب الاعتكاف فى العشر الاوسط من رمضان)

2: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ[بن عياش] الخ (ج2ص725 بَاب قولہ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا

Scanned with CamScanner

لہذا یہ بات با لتحقیق ثابت ہوئی کہ حدیث ابن عمر من طریق ابی بکر بن عیاش قبل الاختلاط والتغیر کی ہے، پس اعتراض باطل ہے ۔

دلیل نمبر 4:

قال الامام محمد الشیبانی: ان فقیہھم[اہل المدینۃ] مالک بن انس قدروی عن نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ وابی جعفر القاری انہما اخبراہ ان ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ کان یصلی بہم فیکبر کلما خَفَضَ ورفع ،قالا: وکان یرفع یدیہ حین یکبر ویفتتح الصلوۃ ۔ فہذا حدیثکم[یا اہل المدینۃ] موافق لعلی وابن مسعود رضی اللہ عنہمالا حاجۃ بنا معہما الی قول ابی ہریرۃ ونحوہ ولکنا احتججنا علیکم بحدیثکم• (کتاب الحجۃ للامام محمد ج1ص75باب افتتاح الصلوۃ وترک الجہر ببسم اللہ ،وموطا الامام محمد ص90باب افتتاح الصلوۃ)

تحقیق السند:اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین

دلیل نمبر 5:

قد روی الامام الحافظ المحدث أبو بکر عبد اللہ بن محمد بن أبي شیبۃ العبسي الکوفي : قال حدثنا ابن فضیل عن عطاء عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لاترفع الایدی الافی سبع مواطن اذا قام الی الصلوۃ واذا رای البیت وعلی الصفاوالمروۃ وفی عرفات و فی جمع وعند الجمار،

تحقیق السند: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج1ص 267،268 رقم الحدیث 11باب من کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لایعود ،)

1500صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ترک رفع الیدین:

کوفہ وہ اسلامی شہر ہے جسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آباد کیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دارالخلافہ بنایا تھا۔ اس میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی تعداد آکر قیام پذیر ہوئی۔ مؤرخین نے ان کی تعداد 1500 بیان کی ہے۔ چنانچہ امام احمد بن عبد اللہ بن صالح العجلی الکوفی م 261ھ فرماتے ہیں:

نزل الکوفۃ الف وخمس مائۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (تاریخ الثقات للعجلی ص517باب فیمن نزل الکوفۃ وغیرھا من الصحابۃ)

اور کوفہ میں قیام پذیر تمام حضرات نے شروع نماز کے علاوہ رفع یدین چھوڑ دیا تھا، جیسا کہ ان تصریحات سے واضح ہوتا ہے:

1: قال ابن عبد البر م463ھ : قال الامام ابوعبداللہ محمد بن نصر الْمَرْوَزِيُّ فی کتابہ فی رفع الیدین من الکتاب الکبیر: لانعلم مصرا من الامصار یُنسَب الی اہلہ العلمُ قدیماً ترکوا باجماعہم رفع الیدین عندالخفض والرفع فی الصلوۃ الا اہل الکوفۃ

(التمہید لابن عبدالبر ج4ص187،الاستذکار لابن عبدالبر ج1ص408باب افتتاح الصلوۃ)

2: قال الامام المحدث ابوعیسی محمد بن عیسی الترمذي : وبہ [ترک رفع الیدین]یقول غیرواحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وھو قول سفیان واہل الکوفۃ ،

(جامع الترمذی ج1ص59 باب رفع الیدین عندالرکوع،مختصر الاحکام للطوسی ج2ص104)

احادیث مقطوعہ

دلیل نمبر 1:

قد روی الامام الحافظ المحدث أبو بکر عبد اللہ بن محمد بن أبي شیبۃ العبسي الکوفي : قال حدثنا ابن مبارک عن اشعث عن الشعبی انہ کان یرفع یدیہ فی اول التکبیر ثم لایرفعہما

تحقیق السند: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج1ص267باب من کان یرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لایعود، سنن الطحاوی ج1ص164باب التکبیرللرکوع والتکبیر للسجود)

دلیل نمبر 2:

روی الامام الحافظ المحدث أبو بکر عبد اللہ بن محمد بن أبي شیبۃ العبسي الکوفي : قال حدثنا یحیی بن سعید عن اسماعیل قال کان قیس [بن ابی حازم البجلی الکوفی] یرفع یدیہ اول مایدخل فی الصلوۃ ثم لایرفعہما،

Scanned with CamScanner

تحقیق السند: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج1ص267باب من کان یرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لایعود،رقم10)

دلیل نمبر 3:

روی الامام الفقیہ محمد بن الحسن الشیبانی: قال اخبرنا محمد بن ابان بن صالح عن حماد عن ابراہیم النخعی قال لاترفع یدیک فی شیئ من الصلوۃ بعدالتکبیرۃ الاولی

تحقیق السند: اسنادہ صحیح رواتہ ثقات ۔

(موطاالامام محمد ص92باب افتتاح الصلوۃ)

دلیل نمبر 4:

روی الامام الحافظ المحدث أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي : عن الحجاج عن طلحۃ عن خَيْثَمَة وابراہیم قال کانا لایرفعان ایدیہما الا فی بدء الصلوۃ ،

تحقیق السند: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص267باب من کان یرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لایعود)

دلیل نمبر 5:

روی الامام ابن ابی شیبۃ: قال حدثنا معاویۃ بن ہشیم عن سفیان بن مسلم الْجُهَنِيّ قال کان ابن ابی لیلی یرفع یدیہ اول شیئ اذاکبر،

تحقیق السند: اسنادہ جید

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج1ص268باب من کان یرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لایعود)

دلیل نمبر 6:

روی الامام ابن ابی شیبۃ قال حدثنا وکیع وابواسامۃ عن شعبۃ عن ابی اسحاق قال کان اصحاب عبداللہ واصحاب علی لایرفعون ایدیہم الافی افتتاح الصلوۃ، قال وکیع ثم لایعودون

اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج1ص267باب من کان یرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لایعود،،الاوسط فی السنن لابن المنذر ج3ص149،148،رقم الحدیث 1391باب ذکررفع الیدین عندالرکوع وعندالرفع)

بلاد اسلامیہ اور ترک رفع الیدین

اہل مدینہ اور ترک رفع الیدین:

امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ مدینہ منورہ کے فقیہ ہیں، آپ فرماتے ہیں:

لا اعرف رفع الیدین فی شیئ من تکبیر الصلوۃ، لا فی خفض ولا فی رفع الا فی افتتاح الصلوۃ...قال ابن القاسم : وکان رفع الیدین عند مالک ضعیفا الا فی تکبیرۃ الاحرام•

(المدونۃ الکبری للامام مالک ج1ص165 باب فی رفع الیدین فی الرکوع والاحرام ،التمہید لابن عبدالبر ج4ص187)

اہل کوفہ اور ترک رفع الیدین:

1: قال الامام الحافظ ابن عبد البر القرطبي م463ھ : قال الامام ابوعبداللہ محمد بن نصر الْمَرْوَزِيُّ فی کتابہ فی رفع الیدین من الکتاب الکبیر: لانعلم مصرا من الامصار يُنسَب الی اہلہ العلمُ قدیماً ترکوا باجماعہم رفع الیدین عندالخفض والرفع فی الصلوۃ الا اہل الکوفۃ (التمہید لابن عبدالبر ج4ص187،الاستذکار لابن عبدالبر ج1ص408باب افتتاح الصلوۃ)

2: وقال ایضاً: فقال مالك فيما روى عنه ا بن القاسم يرفع للإحرام عند افتتاح الصلاة ولا يرفع في غيرها... وهو قول الكوفيين ابی حنیفۃ وسفیان الثوری والحسن بن حُيَيّ وسائر فقہاء الکوفۃ قدیماً وحدیثاً•

(الاستذکار لابن عبدالبر ج1ص408 باب افتتاح الصلوۃ ،التمہید لابن عبدالبر ج4ص187)

ائمۃ مجتہدین اور ترک رفع الیدین

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ م 150ھ:

قال ابوحنیفۃ رضی اللہ عنہ اذا افتتح الرجل الصلوۃ کبر ورفع یدیہ حذو اذنیہ فی افتتاح الصلوۃ ولم یرفعہما فی شیئ من تکبیرالصلوۃ غیر تکبیرۃ الافتتاح

(کتاب الحجۃ للامام محمد ج1ص74 باب افتتاح الصلوۃ و ترک الجہر ببسم اللہ ،سنن الطحاوی ج1ص165باب التکبیر للرکوع و التکبیر للسجود الخ)

Scanned with CamScanner

امام سفیان بن سعیدالثوری رحمہ اللہ م 161ھ:

قال الامام سفیان الثوری: ویرفع یدیہ الی حذاء اذنیہ مع ھذہ التکبیرۃ ثم لایرفعھما ابدا مع غیر ھذہ التکبیرۃ

(فقہ سفیان الثوری ص560،جزء رفع الیدین للبخاری ص128 رقم الحدیث 133)

امام مالک بن انس المدنی م179ھ:

قال الامام الفقیہ مالک بن انس المدنی :لا اعرف رفع الیدین فی شیئ من تکبیر الصلوۃ، لا فی خفض ولا فی رفع الا فی افتتاح الصلوۃ۔قال ابن القاسم : وکان رفع الیدین عند مالک ضعیفا الا فی تکبیرۃ الاحرام

(المدونۃ الکبری للامام مالک ج1ص165 باب فی رفع الیدین فی الرکوع والاحرام ،التمہید لابن عبدالبر ج4ص187)

امام ابو یوسف القاضی م181ھ:

[ترک رفع الیدین مع تکبیرۃ النہوض و تکبیرۃ الرکوع] وھو قول ابی حنیفۃ و ابی یوسف و محمد رحمہم اللہ تعالی

(سنن الطحاوی ج1ص165 باب التکبیر للرکوع و التکبیر للسجود والرفع من الرکوع الخ)

امام محمد بن حسن الشیبانی م189ھ:

قال الامام ابو سلیمان الجوزجانی رحمہ اللہ: قلت:أ رأیت الرجل اذا صلی ہل یرفع یدیہ فی شیئ من تکبیرۃ الصلوۃ حین یرکع او حین یسجد او حین یرفع راسہ من الرکوع او حین یرفع راسہ من السجود ؟ قال: [الامام محمد بن الحسن الشیبانی] لایرفع یدیہ فی شیئ من ذلک الا فی التکبیرۃ التی یفتتح بہا الصلوۃ•

(کتاب الاصل المعروف بالمبسوط للامام محمد ج1ص13باب افتتاح الصلوۃ وما یصنع الامام ،موطا امام محمد ص90،91،سنن الطحاوی ج1ص165 باب التکبیر للرکوع و التکبیر للسجود والرفع من الرکوع الخ

غیر مقلدین کے دلائل کے جوابات

دلیل نمبر1:

وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ إِمْلاَءً حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلاَّبُ بِهَمَذَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ : مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الرَّازِىُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَبِى مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِىِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ - صلى الله عليه وسلم- (إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم لِجِبْرِيلَ :« مَا هَذِهِ النَّحِيرَةِ الَّتِى أَمَرَنِى بِهَا رَبِّى عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ : إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَحِيرَةٍ ، وَلَكِنَّهُ يَأْمُرُكَ إِذَا تَحَرَّمْتَ لِلصَّلاَةِ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ إِذَا كَبَّرْتَ ، وَإِذَا رَكَعْتَ ، وَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ ، فَإِنَّهَا صَلاَتُنَا وَصَلاَةُ الْمَلاَئِكَةِ الَّذِينَ فِى السَّمَوَاتِ السَّبْعِ.(السنن الکبری للبیہقی ج2ص75،76 باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنْهُ)

جواب نمبر1:

یہ روایت موضوع ہے، کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی ''اسرائیل بن حا تم الرازی'' ہے - اس کے متعلق امام ابن حبان نے تصریح کی ہے کہ یہ موضوع روایات بیان کیا کرتا تھا:

روی عن مقاتل الموضوعات والاوابد والطامات(میزان الاعتدال ج1ص229رقم التر جمہ 977)

اور موضوع روایات کی مثال میں یہی روایت پیش کی ہے-

امام مطہر بن طاہر المقدسي فرماتے ہیں: إسرائيل بن حاتم ومقاتل بن حبان والإصبع بن نباتة لا تقوم بهم حجة•

(کتاب معرفة التذكرة لابن طاهر المقدسي ص50)

دوسرا راوی ''اَصْبَغ بْن نُبَاتَة'' ہے، یہ بھی سخت مجروح ہے-مثلاً:

كذاب،ليس بثقة،ليس بشئ،متروك، كان يقول بالرجعة، فتن بحب على، فأتى بالطامات، فاستحق من أجلها الترك.

(میزان الاعتدال ج1ص285رقم الترجمہ 1188)

جواب نمبر2:

محققین نے بھی اسے باطل اور ناقابل اعتبار قرار دیا-امام بیہقی نے اس روایت کو بیان کر نے کے بعد فر مایا:

وَقَدْ رُوِىَ هَذَا وَالاعْتِمَادُ عَلَى مَا مَضَى (السنن الکبری للبیہقی: ج2ص76)

Scanned with CamScanner

کہ روایت مروی تو ہے لیکن اعتماد اس روایت پر ہے جو پہلے بیان ہو چکی ۔ (یعنی اس روایت پر اعتماد نہیں کیا)

امام ابن حبان اور علامہ ابن الجوزی نے بھی اس روایت کو موضو ع اور باطل قرار دیاہے۔
(کتا ب المجرو حین لابن حبان ج1ص200،الموضوعات لابن جوزی ج2ص24)

دلیل نمبر2:

عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هَكَذَا (صحیح البخاری ج1 ص 102 بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ)

جواب نمبر1:

حضرت مالک بن الحویرث سے سجدوں کی رفع یدین بھی مروی ہے:

اذا سجد و اذا رفع راسہ من السجود حتی یحاذی بہما فروع اذنیہ

(سنن النسائی ج 1 ص165 باب رفع الیدین للسجود، سنن النسائی ج 1 ص172 باب رفع الیدین عند الرفع من السجدۃ الاولی، مسند احمد بن حنبل ج3ص533 رقم الحدیث 15606، 15610، السنن الکبری للنسائی ج1ص228 باب رفع الیدین للسجود رقم الحدیث 672،673،674، مسند ابی عوانہ ج1ص336، رقم الحدیث 1263، مشکل الآثار للطحاوی ج2 ص29، رقم الحدیث 631،632،633)

غیر مقلدین خود اس روایت پر پورا عمل نہیں کرتے اور سجدوں کی رفع یدین چھوڑ دیتے ہیں ۔ معلوم ہوا کہ یہ ان کے ہاں بھی معمول بہا نہیں۔

جواب نمبر 2:

حضرت مالک بن الحویرث سن 9 ھ میں 20 دن آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس رہ کر اپنے وطن چلے گئے۔

(صحیح البخاری ج1 ص87،88 مع فتح الباری ج2 ص145، ج8 ص138)

مگر آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ مسلسل رہنے والے صحابہ کرام سیدنا علی ، سیدنا ابن مسعود، سیدنا ابن عمر، سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہم وغیرہم نے واضح گواہی دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کی رفع یدین کے علاوہ تمام نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔(دلائل احناف میں ان کے حوالہ جات گزر چکے ہیں)

جواب نمبر3:

اس روایت میں رفع یدین کا ثبوت تو ہے لیکن دوام ثابت نہیں، آپ کا مقصد دوام کو ثابت کرنا ہے۔

دلیل نمبر3:

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ (صحیح البخاری ج1 ص 102 بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى مَعَ الاِفْتِتَاحِ سَوَاءً)

جواب نمبر1:

حضرت عبد اللہ بن عمرسے سجدوں کی رفع یدین، دو سجدوں کے درمیان کی رفع الیدین بلکہ ہر اونچ نیچ کی رفع الیدین بھی مروی ہے:

یرفع یدیہ فی الرکوع و السجود۔۔ کان یرفع یدیہ فی کل خفض ور فع و رکوع و سجود و قیام و قعود بین السجدتین۔۔۔ اذا رکع و اذا سجد۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص266 باب من کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوۃ، مشکل الآثار للطحاوی ج 2 ص20 رقم الحدیث 24، جزء رفع الیدین للبخاری ص48 رقم 83، المعجم الاوسط للطبرانی ج1 ص83)

غیر مقلدین خود اس روایت پر پورا عمل نہیں کرتے کیونکہ باقی مقامات کی رفع یدین چھوڑ دیتے ہیں ۔ تو یہ ان کے ہاں بھی معمول بہا نہیں۔

جواب نمبر2 :

حضرت عبد اللہ بن عمرسے ترک رفع الیدین عند الرکوع و السجود کی حدیث سندا صحیح موجود ہے (دلائل احناف میں ان کے حوالہ جات گزر چکے ہیں)

Scanned with CamScanner

معلوم ہوا کہ رفع یدین ترک ہو چکی تھی اسی لیے تو ترک کی احادیث روایت کی ہیں۔

جواب نمبر 3:

اس روایت میں رفع یدین کا ثبوت تو ہے لیکن دوام ثابت نہیں، آپ کا مقصد دوام کو ثابت کرنا ہے۔

جواب نمبر 4:

یہ حدیث غیر مقلدین کے پورے عمل کی دلیل نہیں۔ اس لیے کہ اس میں ان کے قول و فعل کی یہ باتیں نہیں ہیں:

(1): دس مرتبہ کی نفی اور اٹھارہ کا ثبوت
(2) اس رفع الیدین کی فرض یا واجب ہونے کی تصریح
(3):وفات تک کے لفظ
(4):حدیث کی صحت آپ کی دو دلیلوں یعنی قرآن و حدیث سے
(5):یہ حکم کہ جو یہ رفع یدین نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی

دلیل نمبر 4:

حدثنا زهير بن حرب حدثنا عفان حدثنا همام حدثنا محمد بن جحادة حدثني عبد الجبار بن وائل عن علقمة بن وائل ومولى لهم أنهما حدثاه عن أبيه وائل بن حجر أنه: رأى النبي صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين دخل في الصلاة كبر وصف همام حيال أذنيه ثم التحف بثوبه ثم وضع يده اليمنى على اليسرى فلما أراد أن يركع أخرج يديه من الثوب ثم رفعهما ثم كبر فركع فلما قال سمع الله لمن حمده رفع يديه فلما سجد سجد بين كفيه۔

(صحيح مسلم ج 1ص 173باب وضع يده اليمنى على اليسرى بعد تكبيرة الإحرام ، رفع اليدين للبخاري ص30، سنن ابی داؤد ج1 ص112 باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ)

جواب نمبر 1:

حضرت وائل بن حجر سے ہر تکبیر کے ساتھ اور سجدوں کی رفع یدین کا ثبوت بھی صحیح حدیث میں ہے:

و اذا رفع راسہ من السجود ایضاً رفع یدیہ حتی فرغ من صلوتہ ... واذا رکع و اذا سجد... رفع یدیہ مع کل تکبیرۃ

(سنن ابی داؤد ج1 ص112 باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ، الآحاد و المثانی لابن ابی عاصم ص78،79 رقم الحدیث 2619، المعجم الکبیر للطبرانی ج9 ص150 رقم الحدیث 17529)

غیر مقلدین خود اس روایت پر پورا عمل نہیں کرتے کیونکہ باقی مقامات کی رفع یدین چھوڑ دیتے ہیں ۔ تو یہ ان کے ہاں بھی معمول بہا نہیں۔

جواب نمبر 2:

حضرت وائل بن حجر جب حجۃ الوداع کے موقع پر تشریف لائے تو واپس جانے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ چند نمازیں پڑھی ہیں۔ان نمازوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ صرف شروع کے رفع الیدین کی تصریح تو کرتے ہیں لیکن باقی مقامات کا رفع الیدین بیان نہیں کرتے۔ اگر باقی مقامات کا رفع الیدین باقی رہا ہوتا تو ضرور بیان کرتے۔ ثابت ہوا کہ باقی مقامات کا رفع الیدین ترک ہو چکا تھا۔ چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ - قَالَ - ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَى صُدُورِهِمْ فِى افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَأَكْسِيَةٌ.(سنن ابی داؤد ج1 ص112 باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ)

جواب نمبر 3:

حضرت وائل بن حجر کے وطن واپس جانے کے 80 یا 90 دن بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات ہوئی۔

(رسول اکرم کی نماز از اسماعیل سلفی ص53)

لہذا ن تین مہینوں میں آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے بالیقین رکوع اور سجود کی رفع یدین ترک کر دی تھی جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلسل رہنے والے صحابہ کرام سیدنا علی ، سیدنا ابن مسعود، سیدنا ابن عمر، سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہم وغیرہم سے بسند صحیح مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کی رفع یدین کے علاوہ تمام

Scanned with CamScanner

~~نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔(دلائل احناف میں ان کے حوالہ جات گزر چکے ہیں)~~

دلیل نمبر 5:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِى ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِىَّ فِى عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنْهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم. قَالُوا فَلِمَ فَوَاللَّهِ مَا كُنْتَ بِأَكْثَرِنَا لَهُ تَبَعًا وَلاَ أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً. قَالَ بَلَى. قَالُوا فَاعْرِضْ. قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتَّى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلاً ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلاَ يَصُبُّ رَأْسَهُ وَلاَ يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ « سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ». ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلاً ثُمَّ يَقُولُ « اللَّهُ أَكْبَرُ ». ثُمَّ يَهْوِى إِلَى الأَرْضِ فَيُجَافِى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِى رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ وَيَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ « اللَّهُ أَكْبَرُ ». وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِى رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَصْنَعُ فِى الأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِىَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِى بَقِيَّةِ صَلاَتِهِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِى فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ الأَيْسَرِ. قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّى صلى الله عليه وسلم (سنن ابی داؤد ج1ص113 باب افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ.)

جواب نمبر 1:

اس کی سند میں ایک راوی عبد الحمید بن جعفر ہے ۔ائمہ نے اس پر کلام کیا ہے:

امام ابو حاتم الرازی: لا یحتج به (میزان الاعتدال للذہبی ج2 ص539)

امام ابن حبان: ربما أخطأ(کتاب الثقات لابن حبان ج7ص122)

امام یحیی بن سعید القطان: یضعفه (الضعفاء والمتروکین لابن الجوزي ج2 ص84)

امام سفیان الثوری: یضعفه (الضعفاء والمتروکین لابن الجوزي ج2 ص84)

علامہ ابن حجر: رمي بالقدر وربما وهم (تقریب التہذیب ص 333)

امام نسائی: لیس بالقوي (الضعفاء والمتروکین للنسائی ص211)

امام یحی بن معین: وکان یری القدر (تہذیب الکمال للمزي ج6 ص30)

یہ تقدیر کا منکر بدعتی راوی ہے۔

اور قدریو ں کے متعلق امام مالک بن انس رحمہ اللہ علیہ کا فیصلہ ہے:

لا یصلی خلف القدریۃ ولا یحمل عنہم الحدیث ۔ (الکفایہ فی علم الروایہ ص124)

پس روایت ضعیف ہے۔

جواب نمبر 2:

ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت صحیح البخاری میں موجود ہے (دلائل اہل السنت احناف میں دلیل نمبر 11 کے تحت موجود ہے)

لیکن اس میں شروع نماز میں رفع الیدین کا تو ذکر ہے بعد والی رفع الیدین کا ذکر نہیں ۔ کیونکہ اس میں عبد الحمید بن جعفر موجود نہیں ہے۔ ثابت ہوا کہ یہ تکبیر تحریمہ والا رفع الیدین عبد الحمید بن جعفر کی خطا ء کی وجہ سےزائد ہوا ہے، پس ناقابل حجت ہے۔

دلیل نمبر 6:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد الْهَاشِمِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِى رَافِعٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ - رضى الله عنه - عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِى شَىْءٍ مِنْ صَلاَتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ.-(سنن ابی داؤد ج1ص115، 116)

جواب:

اس روایت کی سند میں ایک راوی ”عبد الرحمن بن ابی الزناد“ہے جو کہ خطا کار، مضطرب

Scanned with CamScanner

الحدیث ، ضعیف اور مجروح عند الجمہور ہے۔ ائمہ کی تصریحات:

امام احمد بن جنبل: مضطرب الحدیث (الجرح و التعدیل ج5 ص252)

امام یحییٰ بن معین: لا یحتج بحدیثه ، ضعیف. (الجرح و التعدیل ج5 ص252، کتاب المجروحین لابن حبان ج2 ص 56)

امام نور الدین الہیثمی: ضعفه الجمهور (مجمع الزوائد ج4ص406)

امام ابو حاتم الرازی: یکتب حدیثه ولا یحتج به (الجرح و التعدیل ج5 ص252)

امام النسائی: ضعیف (الضعفاء والمتروکین للنسائی ص207)

امام ابن حبان: کان ممن ینفرد بالمقلوبات عن الاثبات، وکان ذلك من سوء حفظه وکثرة خطئه (کتاب المجروحین : ج2 ص 56)

امام علی بن المدینی: کان عند أصحابنا ضعیفا (تاریخ بغداد ج10 ص228)

امام عبد الرحمن بن المہدی: خطط علی أحادیث عبد الرحمن بن أبي الزناد (تاریخ بغداد ج10 ص228)

امام محمد بن سعد: کان یضعف لروایته عن أبیه (تاریخ بغداد ج10 ص228)

امام صالح بن محمد: قد روی عن أبیه أشیاء لم یروها غیره (تاریخ بغداد ج10 ص228)

امام زکریا بن یحیی الساجي: فیه ضعف (تاریخ بغداد ج10 ص228)

علامہ ابن حجر: صدوق، تغیر حفظه لما قدم بغداد (تقریب لابن حجر)

پس روایت ضعیف ہے۔

نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرفوع صحیح السند روایت میں صرف تکبیر تحریمہ کی رفع یدین کا ذکر ہے(دلائل احناف میں دلیل نمبر1) معلوم ہوا کہ اس میں رفع یدین کا ذکر کرنا عبد الرحمن بن ابی الزناد کی خطا کی وجہ سے ہے جو ناقابل حجت ہے۔

دلیل نمبر7:

حضرت عبد الله بن زبیر فرماتے ہیں:

صلیت خلف أبی بکر الصدیق رضی الله عنه فکان یرفع یدیه إذا افتتح الصلاة ، وإذا رکع ، وإذا رفع رأسه من الرکوع ، وقال أبو بکر : صلیت خلف رسول الله -صلی الله علیه وسلم- فکان یرفع یدیه إذا افتتح الصلاة ، وإذا رکع ، وإذا رفع رأسه من الرکوع. (السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص73)

جواب نمبر1:

اولاً..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے با سندِ حسن ترک رفع یدین ثابت ہے۔ (دیکھیے دلائل اہل السنت و الجماعت ؛مرفوع دلیل نمبر5)

ثانیاً..... اس کی سند میں ایک راوی ابو النعمان محمد بن فضل سدوسی المعروف ''عارم''ہے۔ تقریباً 213ھ میں اس کا حافظہ متغیر ہوگیا تھا [المیزان للذہبی: ج4 ص7 وغیرہ] جس کی وجہ سے یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور اس کی عقل زائل ہو گئی تھی۔ اس لیے اس راوی پر امام بخاری رحمہ اللہ اور امام ابو داؤد رحمہ اللہ سمیت دیگر بہت سے محدثین نے یہی جرح کی ہے۔ مثلاً:

1: امام بخاری ؒم652:

محمد بن الفضل ابو النعمان السدوسی البصری یقال له عارم تغیر بآخره۔(تاریخ الکبیرللبخاری ج1ص208رقم الترجمۃ 654)

2: امام ابو داود م275 ھ (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج4ص122،121)

3: امام ابوحاتم الرازی م277ھ (الجرح والتعدیل للرازی ج8ص70،69، سیراعلام النبلا ء للذہبی ج7ص464)

4: امام موسی بن حماد (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج4ص122،الکفایہ فی علم الروایہ للخطیب ص136)

5: امام ابراهیم الحربی م285 ھ (الکفایہ فی علم الروایہ للخطیب136،الکواکب النیرات لا بن الکیال ص99)

6: امام عقیلی م322ھ (الضعفا ء الکبیر للعقیلی ج4ص121وغیرہ)

7: امام ابن ابی حاتم الرازی م327ھ (الجرح والتعدیل للرازی ج8ص69)

8: امام امیۃ الا ہوازی (الضعفا ء الکبیر للعقیلی ج4ص123 وغیرہ)

9: امام ابن حبان م354ھ (تہذیب التہذیب لابن حجر ج5ص258، سیر اعلام النبلاء للذہبی ج7ص465، الضعفاء والمتروکین لابن جوزی ج2ص91-92)

Scanned with CamScanner

11: امام ابو الولید الباجی م474ھ (التعدیل والتجریح للباجی ج2ص675،676)
12: امام ابن الجوزی م598ھ (الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج3ص91،92)
13: امام ابن الصلاح م642ھ (مقدمۃ ابن الصلاح ص368)
14: امام نووی 676 (تقریب مع التدریب ج2ص323،329)
15: امام ابو الحجاج المزی م742ھ (تہذیب الکمال للمزی ج9ص272،273)
16: امام ذہبی م748ھ (العبر للذہبی ج1ص195،تذکرۃ الحفاظ للذہبی ج1ص301)
17: امام ابن کثیر الدمشقی م774 ھ (اختصار علوم الحدیث: ص239)
18: امام عراقی م804ھ (فتح المغیث للعراقی ص454،459،460)
19: امام ابن حجر عسقلانی م852ھ (تقریب لابن حجر ج2ص547، تہذیب لا بن حجر ج5ص258)
20: امام ابوبکر سیوطی م911ھ (تدریب الراوی للسیوطی ج2ص323،329)
21: امام احمد بن عبداللہ الخزرجی م923ھ (خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال للخزرجی ص356)
22: امام محمد بن احمد الکیال م926ھ (الکواکب النیرات فی معرفۃ من اختلط من الرواۃ الثقات لابن الکیال ص97،98)
23: امام ابن العماد الحنبلی م1089ھ (شذرات الذہب لابن العماد ج2ص159)

مندرجہ بالا ائمہ کے نزدیک محمد بن فضل سدوسی مختلط اور متغیر الحافظہ راوی ہے اور اس مخلتلط راوی [محمد بن فضل]کے بارے میں امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ایک قاعدہ بیان کیا ہے:

اختلط فی آخر عمرہ حتی کان لا یدری مایحدث بہ فوقع فی حدیثہ المناکیر الکثیرۃ فیجب التنکب عن حدیثہ فیما رواہ المتأخرون فان لم یعلم ھذا من ھذا ترک الکل ولا یحتج بشئ منہا• (تہذیب التہذیب لابن حجر ج5ص258)

اس قاعدے سے معلوم ہوا کہ محمد بن فضل کا جو شاگرد قدماء [اول عمر کے شاگرد] میں سے نہ ہو بلکہ متاخرین شاگردوں میں سے ہو تو اس سے مروی روایت متروک قرار پائے گی۔ زیر بحث روایت میں ان سے روایت کرنے والے محمد بن اسماعیل السلمی قدماء شاگردوں میں سے نہیں ہیں بلکہ متاخرین شاگردوں میں سے ہیں۔چنانچہ مشہورمحدث علامہ نیموی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فیہ النعمان محمد بن فضل السدوسی و ھو ثقۃ تغیر بالآخرۃ رواہ عنہ ابو اسماعیل السلمی و ھو لیس من اصحابہ القدماء• (التعلیق الحسن: ص114)

لہذا یہ روایت ضعیف اور ناقابل حجت ہے۔

جواب نمبر2:

غیر مقلد تیسری رکعت کے شروع میں بھی رفع یدین کرتے ہیں ۔ [نماز نبوی ص206، آپ کے مسائل اور ان کا حل از مبشر ربانی غیر مقلد:ص120]

اور اس ضعیف روایت کا متن دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں تین مقام کی رفع یدین تو موجود ہے، چوتھے مقام(تیسری رکعت کے شروع میں)کی رفع یدین کا نام و نشان تک نہیں۔

معلوم ہوا یہ روایت خود غیر مقلدین کے ''عمل'' کو بھی ثابت نہیں کرتی۔ پس اسے پیش کرنا اپنے موقف اور عمل سے جہالت کی دلیل ہے۔

دلیل نمبر8:

عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه و سلم كان يرفع يديه إذا دخل في الصلاة وإذا ركع (سنن ابن ماجۃ ج1ص62)

جواب نمبر1:

اس کی سند میں ایک راوی ''حمید الطویل'' ہے جو کہ مدلس ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صیغہ ''عن'' سے روایت کر رہا ہے۔علامہ ابن حجر نے اس کو طبقہ ثالثہ میں شمار کیا ہے۔(طبقات المدلسین لابن حجر ص86 رقم الترجمہ71)

اور مدلس کا عنعنہ غیر مقلدین کے نزدیک صحت حدیث کے منافی ہوتا ہے۔

جواب نمبر2:

یہ روایتِ مدلس ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت انس پر موقوف ہے۔ امام الدارقطنی لکھتے ہیں:

لم یروہ عن حمید مرفوعا غیر عبد الوھاب والصواب من فعل أنس

(سنن الدار قطنی ص290 باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منہ)

Scanned with CamScanner

امام طحاوی لکھتے ہیں:

وأما حديث أنس بن مالك رضي الله عنه فهم يزعمون أنه خطأ وأنه لم يرفعه أحد إلا عبد الوهاب الثقفي خاصة والحفاظ يوقفونه على أنس رضي الله عنه (سنن الطحاوی ج1 ص باب التكبير للركوع والتكبير للسجود)

جبکہ غیر مقلدین کے نزدیک صحابی کا قول و عمل حجت نہیں ہے:

1: افعال الصحابۃ رضی اللہ عنہم لا تنتہض للاحتجاج بھا۔ (فتاوی نذیریہ بحوالہ مظالم روپڑی: ص 58)

2: صحابہ کا قول حجت نہیں۔ (عرف الجادی: ص 101)

3: صحابی کا کردار کوئی دلیل نہیں اگرچہ وہ صحیح طور پر ثابت ہوں۔ (بدور الاہلہ: ج 1 ص 28)

4:آثار صحابہ سے حجیت قائم نہیں ہوتی۔ (عرف الجادی: ص 80)

5: خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کسی کو صحابہ کرام کے آثار کا غلام نہیں بنایاہے۔ (عرف الجادی: ص 80)

6: موقوفات صحابہ حجت نہیں۔ (بدورا لاہلہ: ص 129)

جواب نمبر3:

اس روایت کےدیگرطرق میں"اذا قام بين الركعتين" ،"كل خفض ورفع"، "واذا سجد وفی السجود" کے الفاظ موجود ہیں جن میں دو رکعتوں کے درمیان، ہر اٹھنے اور بیٹھنے کی حالت میں ، سجدوں میں جاتے اور سجدوں سے اٹھتے ہوئے رفع الیدین کرنے کا ذکر اورثبوت موجود ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص266،مسند ابی یعلی ج6ص399رقم3752،سنن دارقطنی ج1ص292رقم1104،معجم الشیوخ ابن الاعرابی ج2ص326رقم1997،المحلی بالآثار ج3ص9،الاحادیث المختارہ لمقدسی ص52،51رقم2026،2025،معجم الاوسط للطبرانی ج1ص19)

اور غیر مقلدین ان پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ لہذا جب یہ روایت ان کے ہاں بھی معمول بھا نہیں تو ہمارے لیے حجت کیوں بنا رہے ہیں؟ فما ہو جوابکم فہو جوابنا

دلیل نمبر9:

نا محمد بن عصمة ، نا سوار بن عمارة ، نا رُدَيْحُ بْنُ عَطِيَّة، عن أبي زرعة بن أبي عبد الجبار بن معج قال رأيت أبا هريرة فقال لأصلين بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم لا أزيد فيها ولا أنقص فأقسم بالله إن كانت لهي صلاته حتى فارق الدنيا قال : فقمت عن يمينه لأنظر كيف يصنع ، فابتدأ فكبر ، ورفع يده ، ثم ركع فكبر ورفع يديه ، ثم سجد ، ثم كبر ، ثم سجد وكبر حتى فرغ من صلاته قال : أقسم بالله إن كانت لهي صلاته حتى فارق الدنيا(معجم الشیوخ لابن الاعرابی ج1ص131،130رقم144)

جواب نمبر1:

اولاً:--- اس کی سند میں ایک راوی "محمد بن عصمۃ" ہے ،اس کے حالات معلوم نہیں ہوئے اور نہ ہی اس کی ثقاہت وعدالت ثابت ہے۔ جہالت وجہ ضعف ہے۔ اور بتصریح امام نووی: لا يقبل رواية المجهول (مقدمہ مسلم ص11) مجہول کی روایت حجت نہیں ہے حتی کہ علی زئی صاحب نے خود اس کی تصریح کی ہے :"مجھے اس کے حالات نہیں ملے۔" (نورالعینین از زبیر علی زئی ص 338)

ثانیاً:--- اس میں دوسرا راوی "سوار بن عمارۃ" ہے ۔ اسے اگرچہ بعض نے ثقہ کہا ہے لیکن ابن حبان نے فرمایا ہے: ربما خالف۔

(کتاب الثقات لابن حبان ج8 ص302 ، تہذیب التہذیب ج2ص454)

ثالثاً:--- اس حدیث کی سند میں ایک راوی "رُدَیح بن عطیہ" ہے ۔علامہ ابن حجر فرماتے ہیں: لا يتابع فيما يروى (تہذیب التہذیب ج2ص161)

کہ اس کی کوئی راوی متابعت نہیں کرتا۔

جواب نمبر2:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سندِ صحیح سے مروی ہے کہ آپ شروع والا رفع یدین تو کرتے تھے، باقی ہر اٹھنے بیٹھنے میں تکبیر تو کہتے تھے لیکن رفع یدین مروی نہیں ہے۔(احناف کے دلائل میں "دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور ترکِ رفع یدین" کے تحت دلیل نمبر4)

لہذا آپ کی پیش کردہ ضعیف روایت اس صحیح کے سامنے مرجوح ہے۔

جواب نمبر3:

Scanned with CamScanner

اس ضعیف روایت میں رکوع سے اٹھنے اور تیسری رکعت کے شروع کا رفع یدین موجود نہیں ہے جبکہ غیر مقلدین ان مقامات کا رفع الیدین کرتے ہیں۔ تو یہ روایت ضعیف ہونے کے باوجود غیر مقلدین کے عمل کی دلیل ہر گز نہیں۔

دلیل نمبر10:

حدثنا الحميدي ، أنبأنا الوليد بن مسلم ، قال سمعت زيد بن واقد يحدث عن نافع أن ابن عمر ، « كان » إذا رأى رجلا لا يرفع يديه إذا ركع ، وإذا رفع رماه بالحصى (جزء رفع الیدین للبخاری ص10رقم15)

جواب نمبر1:

غیرمقلدین کے ہاں قول صحابی حجت نہیں ہے۔ (حوالہ جات گزر چکے ہیں)

جواب نمبر2:

اس کی سند میں ولید بن مسلم ہے جو کہ طبقہ رابعہ کا مدلس ہے (طبقات المدلسین لابن حجر ص134رقم الترجمہ127)

اور حضرات ائمہ نے ان پر جرح بھی کی ہے :مثلاً:

وكان الوليد كثير الخطاء، اختلطت عليه أحاديث ما سمع وما لم يسمع وكانت له منكرات (تہذیب لابن حجر ج6ص98،99)

وذکرہ ابن الجوزی والذہبی فی الضعفاء (الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج3ص187،المغنی فی الضعفاء للذہبی ج2ص501رقم6888)

لہذا یہ روایت ان وجوہات کی بناء پر ضعیف ومتروک ہے،حجت نہیں۔

جواب نمبر3:

اس روایت میں ہر اونچ نیچ کی رفع یدین کا بھی ثبوت ہے اور ظاہر ہےکہ اس میں سجدوں کی رفع یدین بھی ہے۔

(مسند الحمیدی ج2ص277،278رقم615،سنن دار قطنی ج1ص292رقم1105)

اس پر آپ کا بھی عمل نہیں۔ فما ہو جوابکم فہو جوابنا

دلیل نمبر11:

حدثنا مسدد ، حدثنا عبد الواحد بن زياد ، عن عاصم الأحول قال : رأيت أنس بن مالك رضي الله عنه « إذا افتتح الصلاة كبر ، ورفع يديه ، ويرفع كلما ركع ورفع رأسه من الركوع » (جزء رفع الیدین للبخاری ص43، رقم الحدیث 66)

جواب:

اولاً... غیرمقلدین کے ہاں قول صحابی حجت نہیں ہے۔ (حوالہ جات گزر چکے ہیں)

ثانیاً... اس موقوف روایت میں سند صحیح کے ساتھ سجدوں کی رفع یدین کا ذکر بھی آیا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص304رقم2باب فی رفع الیدین بین السجدتین،جزء رفع الیدین ص60رقم106)

آپ کا اس پر عمل نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک یہ موقوف اثر حدیث مرفوع کے مقابلے میں مرجوح ہے۔

دلیل نمبر12:

رواه البيهقي في سننه من جهة بن عبد الله بن حمدان الرقي ثنا عصمة بن محمد الأنصاري ثنا موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه، وإذا ركع، وإذا رفع رأسه من الركوع، وكان لا يفعل ذلك في السجود، فما زالت تلك صلاته حتى لقي الله تعالى انتهى. رواه عن أبي عبد الله الحافظ عن جعفر بن محمد بن نصر عن عبد الرحمن بن قريش بن خزيمة الهروي عن عبد الله بن أحمد الدمجي عن الحسن به.

(بحوالہ نصب الرایہ ص483،صلوۃ الرسول ص201،اثبات رفع یدین لخالد گھرجاکھی ص84،86،87، رسول اکرم کا صحیح طریقہ نماز: ص331 ط صہیب اکیڈمی شیخوپورہ، حدیثِ نماز از عبد المتین میمن جونا گڑھی: ص125ط مکتبہ عزیزیہ لاہور)

جواب نمبر1:

اس کی سند میں ایک راوی ''امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ'' ہیں جو کٹر شافعی مقلد ہیں ،اور مقلد آپ کے ہاں مشرک ہوتا ہے۔

دوسرا راوی عبداللہ بن احمد الدمحبی ہے یہ مجہول ہے۔

Scanned with CamScanner

تیسرا راوی حسن بن عبداللہ الرقی یہ بھی مجہول العین ہے۔
کتب اسماء الرجال میں ان کی تعدیل ثابت ہے نہ توثیق اور مجہول راوی کی روایت نا قابل قبول ہوتی ہے۔ ائمہ کی تصریحات:
امام شافعی: لم یکلف اللہ أحدا أن یأخذ دینہ عن من لا یعرفہ (کتاب القراءۃ خلف الامام للبیہقی ص129)
امام بیہقی: ولسنا نقبل دین اللہ تعالی عمن لا یعرفہ أھل العلم بالحدیث بالعدالۃ (کتاب القراءۃ خلف الامام للبیہقی ص157)
امام نووی : لا یقبل روایۃ المجھول (شرح مسلم مقدمہ مسلم ص11)
لہذا یہ روایت بوجہ جہالت روات غیرمقبول ہے۔

جواب نمبر2:

یہ روایت موضوع، من گھڑت اور کذب محض ہے کیونکہ اس میں دو راوی ہیں جو سخت مجروح اور حدیث گھڑنے والے ہیں۔ ان روات کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کی آراء ملاحظہ فرمائیں:
راوی نمبر۱: عبد الرحمٰن بن قریش ابن خزیمۃ الہروی
[۱]: ابو الفضل احمد بن علی بن عمرو السلیمانی: اتھمہ السلیمانی بوضع الحدیث• (میزان الاعتدال: ج2ص513رقم الترجمہ4692)
[۲]:ابو بکرالخطیب البغدادی(قال): في حدیثہ غرائب• (تاریخ بغداد ج8ص300)
راوی نمبر۲: عصمہ بن محمد انصاری
[۱]: ابن سعد (قال): وکان عندھم ضعیفا فی الحدیث• (طبقات ابن سعد ج7ص239، تاریخ بغداد ج10ص210)
[۲]: یحیی ابن معین(قال): کان کذاباً، یروی احادیث کذبا... من اکذب الناس ... یضع الحدیث•
(تاریخ بغداد ج10ص210، میزان الاعتدال ج3ص75، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج3ص340)
[۳]: ابوحاتم الرازی(قال) :لیس بالقوی• (میزان الاعتدال ج3ص75)
[۴]: العقیلی(قال): یحدث بالاباطیل عن الثقات• (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج3ص340، میزان الاعتدال ج3ص75)
[۵]: ابن عدی (قال): کل حدیثہ غیر محفوظ وھو منکر الحدیث• (الکامل لابن عدی ج7ص89، میزان الاعتدال ج3ص76)
[۶]: الدارقطنی (قال):متروک•(تاریخ بغداد ج10ص210، میزان الاعتدال ج3ص75)

جواب نمبر3:

اس روایت کومحققین اور خود غیر مقلدین علماء نے موضوع قرار دیا ہے۔
1:قال الامام محمد بن علی النیموی م1322ھ:رواہ البیہقی وھوحدیث ضعیف بل موضوع (آثار السنن للنیموی ص118)
2: مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: کذب [یہ روایت جھوٹی ہے] (نیل الفرقدین: ص36)
3: عطاء اللہ حنیف غیر مقلد: وحدیث البیہقی مازالت...ضعیف جداً (تعلیقات سلفیہ علی النسائی: ج1ص104)

Scanned with CamScanner